عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ترجمان

ختم نبوت

WEEKLY KHATME NUBUWWAT INTERNATIONAL
جلد ۷ ـــ شمارہ ۴۱

حضورؐ کی سنتیں اور معمولات

کوئی بہانہ چاہیے
بدنام
کرنے کیلئے

قادیانی
کمانڈوز کی پاکستان میں
آمد اور
گرفتاری

معراج
کی رات تمام انبیاء کرامؑ کا
اعلانِ ختم نبوت

نوافل
پہ
استقامت

خوشی

دار العلوم دیوبند میں
ردِ قادیانیت کا کیمپ

ایک رپورٹ

مرزا قادیانیت اور جہاد

قدم قدم پر جہاں میں رسوا، غلام احمد ہے قادیانی

خدائی فیصلہ

مرزا قادیانی جھوٹا تھا۔

ناظرین کرام مباہلہ اس کا نام ہے کہ دو فریق ایک میدان میں جمع ہو کر اللہ تعالیٰ کی عدالت میں اپنا مقدمہ پیش کریں اور اس سے استدعا کریں کہ وہ ان دونوں فریقوں کے درمیان فیصلہ کرے کہ ان میں سے کون سچا ہے اور کون جھوٹا ہے۔

چنانچہ

(۱) مرزا غلام احمد قادیانی نے عیدگاہ امرتسر کے میدان میں ۱۰ ذیقعدہ ۱۳۱۰ھ کو مولانا عبدالحق غزنوی مرحوم و مغفور سے روبرو مباہلہ کیا

مجموعہ اشتہارات مرزا قادیانی جلد اول صہ ۴۲۷

(۲) مولانا عبدالحق غزنویؒ کا مباہلہ اس پر تھا کہ مرزا غلام احمد قادیانی اور اس کے ماننے والے سب کافر ملحد دجال کذاب اور بے ایمان ہیں

مجموعہ اشتہارات مرزا غلام احمد قادنی جلد اول صہ ۴۲۵

(۳) مرزا غلام احمد قادیانی نے اپنی وفات سے سات مہینے چوبیس دن پہلے (۲ اکتوبر ۱۹۰۷) کو کہا تھا کہ
"مباہلہ کرنیوالوں میں جو جھوٹا ہو وہ سچے کی زندگی میں ہلاک ہو جاتا ہے" —— ملفوظات مرزا غلام احمد قادیانی جلد ۹ صہ ۴۴۰

(۴) مرزا غلام احمد قادیانی ۲۶ مئی ۱۹۰۸ کو مولانا عبدالحق غزنوی مرحوم کی زندگی میں مر گیا اور مولانا مرحوم کا انتقال ۹ سال بعد ۱۶ مئی ۱۹۱۷ء کو ہوا

رئیس قادیان جلد دوم صہ ۱۹۲

ناظرین کرام مباہلے کے نتیجے میں مرزا قادیانی کا مولانا مرحوم کی زندگی میں ہلاک ہو جانا خدائی عدالت کا بے لاگ فیصلہ ہے جس سے دو اور دو چار کی طرح واضح ہو گیا کہ مرزا قادیانی جھوٹا تھا اور اس کے ماننے والے واقعی دجال و کذاب اور کافر و ملحد ہیں اگر مرزا طاہر اور قادیانی جماعت اللہ تعالیٰ کے فیصلہ پر ایمان رکھتی ہے تو ان کا فرض ہے کہ وہ اس خدائی فیصلہ کو تسلیم کرتے ہوئے اعلان کر دیں کہ مرزا جھوٹا تھا اور مرزائیت سے تائب ہو جائیں ورنہ دنیا یہ سمجھنے پر مجبور ہو گی کہ مرزا طاہر اور تمام قادیانی دہریے ہیں اور ان کا اللہ تعالیٰ پر ایمان نہیں

جھوٹے نبی کو ماننا دوزخ کا کندہ بننا ہے، مسلمان بھائیوں کو چاہیئے کہ ہر قادیانی کو دوزخ کی آگ سے بچانے کی کوشش کریں

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

مرکزی دفتر: حضوری باغ روڈ ملتان فون: ۴۰۹۷۸

کراچی دفتر: پرانی نمائش ایم اے جناح روڈ کراچی فون: ۷۷۱۱۹۷

اسلام آباد دفتر: ۱۱۵۶/۱-۳، اسلام آباد فون: ۸۲۹۱۸۹

لاہور دفتر: بیرون دہلی دروازہ لاہور فون: ۵۴۴۴۳

کوئٹہ دفتر: آرٹ اسکول روڈ کوئٹہ

لندن دفتر: ۳۵، اسٹاک ویل گرین لندن (SW9-9HZ) یو کے فون ۰۱۹۹-۸۱۹۹-۰۱ ۲۰۴۳۸۰

ہفت روزہ
ختم نبوت
کراچی
انٹرنیشنل

جلد نمبر ۷ | ۸ تا ۱۴ شعبان المعظم ۱۴۰۹ھ ۱۷ تا ۲۳ مارچ ۱۹۸۹ء | شمارہ ۴۱

زیر سرپرستی

شیخ المشائخ حضرت مولانا
خان محمد صاحب مدظلہ
امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

مجلس ادارت

مولانا مفتی احمد الرحمٰن | مولانا محمد یوسف لدھیانوی
مولانا منظور احمد الحسینی | مولانا بدیع الزمان
مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر

مدیر مسئول

عبدالرحمٰن یعقوب باوا

اندرون ملک نمائندے

اسلام آباد ــــ عبدالرؤف
گوجرانوالہ ــــ حافظ محمد ثاقب
سیالکوٹ ــــ ایم عبدالرحیم شکرگڑھ
مری ــــ قاری محمد اسد اللہ عباسی
بہاولپور ــــ محمد اسماعیل شجاع آبادی
سکھر ــــ دین محمد فریدی
جھنگ ــــ غلام حسین
ٹنڈو آدم ــــ محمد راشد مدنی
پشاور ــــ مولانا نور الحق نور
لاہور ــــ مولانا کریم بخش
مانسہرہ ــــ سید منظور احمد شاہ آسی
فیصل آباد ــــ مولوی فقیر محمد
لیہ ــــ حافظ خلیل احمد کروڑ
ڈیرہ اسمٰعیل خان ــــ محمد شعیب گنگوہی
کوئٹہ بلوچستان ــــ فیاض حسن سجاد نذیر احمد تونسوی
شیخوپورہ/ننکانہ ــــ محمد متین خالد
ملتان ــــ عطاء الرحمان
سرگودھا ــــ حافظ محمد اکرم طوفانی
حیدرآباد (سندھ) ــــ نذیر احمد بلوچ
گجرات ــــ چوہدری محمد خلیل

سرپرستان

حضرت مولانا مرغوب الرحمٰن صاحب مدظلہ ــــ مہتمم دارالعلوم دیوبند انڈیا
مفتی اعظم پاکستان حضرت مولانا ولی حسن صاحب ــــ پاکستان
مفتی اعظم برما حضرت مولانا محمود داؤد یوسف صاحب ــــ برما
حضرت مولانا محمد یونس صاحب ــــ بنگلہ دیش
شیخ التفسیر حضرت مولانا محمد اسحاق خان صاحب ــــ متحدہ عرب امارات
حضرت مولانا ابراہیم میاں صاحب ــــ جنوبی افریقہ
حضرت مولانا محمد یوسف متالا صاحب ــــ برطانیہ
حضرت مولانا محمد مظہر عالم صاحب ــــ کینیڈا
حضرت مولانا سعید انگار صاحب ــــ فرانس

بیرون ملک نمائندے

قطر ــــ قاری محمد اسماعیل رشیدی • اسپین ــــ راجہ حبیب الرحمٰن • کینیڈا ــــ
امریکہ ــــ چوہدری محمد شریف کھوکھر • ڈنمارک ــــ محمد ادریس • ٹورنٹو ــــ حافظ سعید احمد
دوبئی ــــ قاری محمد اسماعیل • ناروے ــــ میاں اشرف جاوید • ایڈمنٹن ــــ عامر رشید
ابوظہبی ــــ قاری وصیف الرحمٰن • افریقہ ــــ محمد زبیر افریقی • مونٹریال ــــ آفتاب احمد
لائبیریا ــــ ہدایت اللہ شاہ • ماریشس ــــ محمد اخلاص احمد • برما ــــ محمود یوسف
بارباڈوس ــــ اسماعیل قاضی • ٹرینیڈاڈ ــــ اسماعیل ناخدا •
سوئٹزرلینڈ ــــ اے۔ کیو۔ انصاری • ری یونین فرانس ــــ عبدالرشید بزرگ •
برطانیہ ــــ محمد اقبال • بنگلہ دیش ــــ محی الدین خان •

رابطہ دفتر

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت
جامع مسجد باب الرحمت ٹرسٹ
پرانی نمائش ایم اے جناح روڈ کراچی ۳
فون: ۷۷۱۱۹۷۱

LONDON OFFICE
35 STOCK WELL GREEN
LONDON SW9 9 HZ U.K.
Ph: 01-737-8199

سالانہ چندہ

سالانہ -/۱۵۰ روپے ــــ ششماہی -/۸۰ روپے
سہ ماہی -/۴۵ روپے ــــ فی پرچہ -/۳ روپے

بدل اشتراک

برائے غیر ممالک بذریعہ رجسٹرڈ ڈاک
۴۵ ڈالر

چیک/ڈرافٹ بھیجنے کیلئے الائیڈ بنک
بنوری ٹاؤن برانچ اکاؤنٹ نمبر ۳۶۳ کراچی پاکستان

القرآن

ونبلونکم ...تا...... والصابرین

تمہاری آزمائش ضرور کریں گے ہم تم میں سے مجاہدین اور صابرین کو معلوم کریں گے۔

حدیث

حضرت ابو ہریرہؓ راوی ہیں کہ حضورؐ نے ارشاد فرمایا ہے کہ جب میں اپنے بندۂ مومن کی کوئی دنیاوی محبوب چیز لے لوں اور وہ اس پر صبر کرے تو اس کے لیے میرے پاس جنت کے سوا اور بدلہ نہیں ہے۔

(بخاری)

سیدنا امیر معاویہؓ

حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ والذین اتبعوھم باحسان میں داخل ہیں اور وعد اللہ الحسنیٰ کا مصداق ہیں۔ آپ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کاتب وحی تھے۔ آپ کا لقب خال المسلمین ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا! یا اللہ! معاویہؓ کو ہادی اور مہدی بنا یہ بھی دعا فرمائی کہ معاویہؓ کو قرآن کا علم حساب کا علم دے اور اپنے عذاب سے بچالے ان تینوں دعاؤں کی وجہ سے آپ قرآن کے عالم حساب کے ماہر تھے اور آپ کو منصب خلافت سے بھی نوازا گیا۔ آپ کی مدتِ خلافت ۱۹۔۲۰ سال ہے۔ آپ کی وفات ۲۲ رجب المرجب سنہ ۶۰ھ کو ہوئی

(عبدالغفور حقانی یوسف شاہ عربی بہل ضلع بھکر)

خاتم الانبیاء

نویدِ مسیحاؑ، دعائے خلیلؑ — نہیں کوئی بھی مجتبےٰؐ کے بغیر
محمدؐ ہی ہیں خاتم الانبیاء — نہیں دوسرا مصطفےٰؐ کے بغیر

از: نیاز سواتی

پاکستان میں قادیانی کمانڈوز کی آمد اور گرفتاری

کراچی سے شام کو شائع ہونے والے اخبار "آغاز" نے بڑی سرخی کے ساتھ یہ خبر شائع کی ہے کہ کینیڈا سے قادیانی کمانڈوز دو راہنماؤں کو قتل کرنے کے لئے پاکستان پہنچ گئے ہیں جن دو راہنماؤں کا نام لیا گیا ہے ان میں ڈاکٹر اسرار اور پروفیسر طاہر القادری شامل ہیں۔ ہمیں یہ انتظار رہی کہ حکومت اس خبر کی تردید یا تصدیق کرے گی لیکن دو دن بعد ۲۰ فروری کو آغاز نے پھر خبر شائع کی کہ!

" قادیانی کمانڈو کا نام ظاہر کر دیا گیا ہے اور وہ رانا مقبول احمد ہے "

اگر یہ خبر غلط ہوتی تو اس کی تردید ضرور شائع ہوتی لیکن تردید کا شائع نہ ہونا اس بات کا ثبوت ہے کہ واقعی مبینہ دہشت گرد پاکستان پہنچ چکا ہے، خبر بھی اخبار نے پولیس کے حوالے سے دی ہے۔ (۲۳ فروری کے مشرق نے مذکورہ دہشت گرد کی گرفتاری کی تصدیق کر دی ہے)

یہ بھی کہا گیا ہے کہ مبینہ کمانڈو بین الاقوامی دہشت گرد تنظیم سے باقاعدہ تربیت حاصل کر کے یہاں پہنچا ہے اور اس کی گرفتاری کے لیے پولیس چھاپے مار رہی ہے اس سلسلہ میں بھی پولیس نے کوئی تردید نہیں کی۔ عموماً ہمارے ملکی اخبارات قادیانیوں کے بارے میں اس قسم کی خبریں ہضم کر جاتے ہیں اس خبر میں کچھ حقیقت ہے جبھی یہ شائع کی گئی ہے ورنہ وہ اسے بھی ہضم کر جاتے۔

اگرچہ خبر میں صرف دو راہنماؤں کے قتل کا ذکر کیا گیا ہے لیکن واقعہ یہ ہے کہ یہ مسئلہ صرف دو راہنماؤں کا نہیں بلکہ ان تمام راہنماؤں اور کارکنوں کا ہے جنھیں قادیانیوں کے بھگوڑے پیشوا اور "امام غائب" مرزا طاہر نے نام نہاد مباہلہ کا چیلنج بھجوایا ہے جن کی تعداد سینکڑوں ہے۔ ممکن ہے ہزاروں ہو کیونکہ یہ چیلنج صرف پاکستان، ہندوستان اور بنگلہ دیش میں ہی نہیں بھیجا گیا بلکہ پوری دنیا میں بھیجا گیا ہے۔ اس لحاظ سے ہمارے اندازے کے مطابق ان کی تعداد ہزاروں ہو سکتی ہے اکثر کو رجسٹری خطوط بھیجے گئے ہیں۔ غور طلب بات یہ ہے کہ قادیانیوں نے ہزاروں کی تعداد میں مکمل پتے کیسے حاصل کیئے؟

ہمارے قارئین اس بات سے بخوبی آگاہ ہیں کہ جب مرزا طاہر نے نام نہاد مباہلہ کا چیلنج دیا تو ہم نے اس وقت اس خدشے کا اظہار کر دیا تھا کہ یہ مباہلہ کا چیلنج نہیں مقاتلہ کا پروگرام ہے پھر جب یہ چیلنج صدر ضیاء الحق مرحوم کا نام لے کر کیا تو ہم نے صدر مرحوم کو اس وقت خبردار کیا تھا کہ یہ "مباہلہ کا چیلنج نہیں خطرے کی گھنٹی ہے"۔ اس میں یہ بھی لکھا تھا کہ!

"کسی بھی وقت کوئی حادثہ رونما ہو سکتا ہے"

چنانچہ ایک ماہ بعد ہی یہ حادثہ حقیقت کا روپ دھار کر سامنے آگیا۔ ہم نے اس مبینہ حادثہ کے بعد یہ لکھا کہ جہاز میں کوئی قادیانی تھا جس نے یہ حرکت کی ہے۔ جس کی تصدیق ہو گئی کہ واقعی اس میں عبداللطیف نامی ایک قادیانی موجود تھا جو لاہور کے قادیانی مرگھٹ میں دفن ہے۔

جو لوگ قادیانیت کو سمجھتے ہیں وہ اس بات کی تصدیق کریں گے کہ قادیانیوں کی تاریخ خفیہ منصوبوں اور خطرناک سازشوں سے بھری پڑی ہے وہ کوئی خطرناک منصوبہ بنا کر اسے نئے انداز اور نرالے رنگ و روپ میں پیش کرتے ہیں بعد میں اس کو عملی جامہ پہنا کر واویلا شروع کر دیتے ہیں کہ یہ واقعہ ہماری

باقی صفحہ (۱۰) پر

شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد زکریا مہاجر مدنی قدس سرہ

اکابر کا علمی انہماک

عبدالغفور متعلم دارالعلوم، بری، بریڈفورڈ، انگلینڈ

طالب علم کے لیے ضروری ہے کہ استاد کے ہاتھ میں کلیتہً اپنی باگ دیدے اور بالکل اسی طرح انقیاد کرے جیسے کہ بیمار شفیق طبیب کے سامنے ہوتا ہے۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ کا ارشاد ہے کہ جس نے مجھے ایک حرف بھی پڑھا دیا میں اس کا غلام ہوں۔ چاہے وہ مجھے فروخت کر دے یا غلام بنا دے۔

علامہ زرنوجیؒ نے تعلیم المتعلم میں لکھا ہے کہ میں بہت سے طلباء کو دیکھتا ہوں کہ وہ علم کے منافع سے بہرہ یاب نہیں ہوتے جس کی وجہ یہ ہے کہ وہ علم حاصل کرنے کے شرائط اور آداب کا لحاظ نہیں رکھتے۔ اسی وجہ سے محروم رہتے ہیں۔ اسی سلسلے میں انہوں نے مستقل فصل اساتذہ کی تعلیم کے ضروری ہونے میں لکھی ہے۔ وہ فرماتے ہیں کہ طالب علم علم سے منتفع ہو ہی نہیں سکتا۔ جب تک کہ علم اور علماء اور اساتذہ کا احترام نہ کرے جس شخص نے جو کچھ حاصل کیا ہے وہ احترام سے حاصل کیا ہے اور جو گرا ہے بے حرمتی سے گرا ہے وہ فرماتے ہیں کہ یہی وجہ ہے کہ آدمی گناہ سے کافر نہیں ہوتا۔ دین کے کسی جز کی بے حرمتی سے کافر ہو جاتا ہے ولنعم ما قیل۔

از خدا خواہیم توفیق ادب
بے ادب محروم گشت از فضل رب

ہم اللہ جل شانہ سے ادب کی توفیق چاہتے ہیں کہ بے ادب اللہ کے فضل سے محروم ہوتا ہے۔

ادب تاجیست از فضل الٰہی
بنہ بر سر برو ہر جا کہ خواہی!

یعنی ادب فضل خداوندی کا ایک زبردست تاج ہے اس کو سر پر رکھ کر جہاں چاہے چلے جاؤ۔ اور یہ مثل تو مشہور ہے۔

"باادب بانصیب بے ادب بے نصیب"

امام سدید الدین شیرازی فرماتے ہیں کہ مشائخ سے سنا ہے جو شخص یہ چاہے کہ اس کا لڑکا عالم ہو جائے اس کو چاہیے کہ علماء کا اعزاز و اکرام بہت کرتا رہے۔ اور ان کی خدمت کثرت سے کرے، اگر بیٹا عالم نہ ہوا تو پوتا ضرور عالم ہو جائے گا۔

امام شمس الائمہ حلوانی کا قصہ مشہور ہے وہ کسی ضرورت سے کسی گاؤں میں تشریف لے گئے وہاں جتنے شاگرد تھے وہ استاد کی خبر سن کر زیارت کے لیے حاضر ہوئے۔ مگر قاضی ابوبکر حاضر نہ ہو سکے۔ بعد میں جب ملاقات ہوئی تو استاد نے دریافت کیا انہوں نے کسی ضروری خدمت بجالانے کا عذر کیا۔ شیخ نے فرمایا رزق میں وسعت ہوگی۔ مگر علم سے نفع نہیں ہوگا۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ ویسے بھی عام طور سے مشہور ہے کہ والدین کی خدمت رزق میں زیادتی کا سبب ہوتی ہے اور اساتذہ کی خدمت علم میں ترقی کا۔

الغرض یہ بالکل طے شدہ امر ہے۔ لیکن ہمارا جو طرز عمل ہے وہ سب ہی کو معلوم ہے۔ کہ جب شاگردوں اور استاد کا سماعی خلاف ہوتا ہے تو اس پر نقرہ بازی، تنقیص، عیب جوئی، وغیرہ میں مبتلا ہوتا ہے جو ان کے لیے حرمان کا سبب بن جاتا ہے۔ میرا تو تجربہ یہاں تک ہے کہ انگریزی طلباء میں بھی جو لوگ طالب علمی میں اساتذہ کی مار کھاتے ہیں وہ کافی ترقیاں حاصل کرتے ہیں۔ اونچے اونچے عہدوں پر پہنچتے ہیں۔ جس غرض سے وہ علم حاصل کیا تھا وہ نفع پورے طور پر حاصل ہوتا ہے اور جو اس زمانے میں استادوں کے ساتھ نخوت و تکبر سے رہتے ہیں۔ وہ بعد میں ڈگریاں لیے ہوئے سفارشیں تلاش کراتے پھرتے ہیں۔ کہیں اگر ملازمت مل بھی

باقی ہے تو آئے دن اس پر آفات ہی رہتی ہیں۔

بہر حال جو علم بھی ہو اس کا کمال اس وقت تک ہوتا ہی نہیں اور اس کا نفع حاصل ہی نہیں ہوتا جب تک اس فن کے اساتذہ کا ادب نہ کرے۔ چہ جائیکہ ان سے مخالفت کرے۔ کتاب ادب الدنیا والدین میں لکھا ہے کہ:

طالب علم کے لیے استاد کی خوشامد اور اس کے سامنے تذلل ضروری ہے۔ اگر ان دونوں چیزوں کو اختیار کرے گا تو نفع کمائے گا۔ اور دونوں کو چھوڑ دے گا۔ تو محروم رہے گا۔

حضور ﷺ سے نقل کیا ہے۔

طلب علم کے سوا کسی چیز میں خوشامد کرنا مومن کی شان نہیں ہے۔

حضرت ابن عباس فرماتے ہیں کہ میں طالب ہونے کے وقت ذلیل بنا اس لیے مطلوب ہونے کے وقت عزیز بنا۔

بعض حکیموں کا قول نقل کیا ہے کہ جو طلب علم کی تھوڑی سی ذلت کو برداشت نہیں کرتا ہمیشہ جہل کی ذلت میں رہتا ہے۔

(الاعتدال ص ۴۰ - ۴۱)

بہاولنگر میں ختم نبوت

بہاولنگر شہر میں ہفت روزہ ختم نبوت دفتر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت اور حافظ حبیب اللہ خان زاہد جامع مسجد نادر شاہ بازار سے حاصل کریں۔

آپ خاتم النبیین ہیں

معراج کی رات تمام پیغمبروں کا اقرار

مولانا یوسف سلیمان ستالا مدظلہ، برطانیہ

حضرت ابن عباس اور ابن زید رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو راتوں رات مسجد حرام سے مسجد اقصٰی تک لیجایا گیا تو اللہ جلّ شانہٗ و عمّ نوالہ نے آدم علیہ السلام اور ان کی اولاد میں سے تمام پیغمبروں کو بھیجا۔ حضرت جبرائیل علیہ السلام نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے۔

حضرت جبرائیل علیہ السلام نے آذان دی پھر اقامت کہی پھر عرض کیا! "اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم آگے بڑھیئے اور ان کو نماز پڑھایئے" پھر جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فارغ ہوئے تو حضرت جبرائیل علیہ السلام نے آپؐ کی خدمت میں عرض کیا۔

واسئل من ارسلنا من قبلک من رسلنا اجعلنا من دون الرحمٰن الٰھۃ یعبدون۔

"اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم آپ سوال کیجئے ہمارے ان پیغمبروں کو جن کو ہم نے آپ سے پہلے بھیجا، کیا ہم نے رحمٰن تعالیٰ کو چھوڑ کر معبود بنائے ہیں"۔

تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا! "میں نہیں پوچھوں گا میری کفایت کی جاچکی ہے"۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں! "اور وہ ستر نبی تھے ان میں حضرت ابراہیمؑ، حضرت موسیٰؑ اور حضرت عیسیٰؑ تھے۔ پس آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں سوال نہیں پوچھا اس لیے کہ آپؐ اللہ کو ان کی بہ نسبت زیادہ جاننے والے تھے۔

اور حضرت ابن عباسؓ کی روایت کے علاوہ ایک دوسری روایت میں ہے! پس انہوں نے (انبیاء علیہم السلام) نے آپؐ کے پیچھے سات صفیں بنا کر نماز پڑھی۔ آپؐ کے بالکل پیچھے حضرت ابراہیم خلیل اللہ تھے اور ان کے دائیں طرف حضرت اسماعیلؑ اور بائیں طرف حضرت اسحاقؑ اور پھر حضرت موسیٰؑ اور پھر تمام پیغمبر علیہم السلام۔ پس آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں ۲ رکعت پڑھائیں جب آپؐ نماز سے فارغ ہوئے تو کھڑے ہوئے اور ارشاد فرمایا! میرے پروردگار نے مجھ پر وحی کی میں تمہیں سوال کروں کہ اللہ تعالیٰ نے تم میں سے کسی کو بجز اللہ کی عبادت کی طرف بلانے کے لیے بھیجا ان سب نے کہا اے محمدؐ بے شک ہم گواہی دیتے ہیں کہ ہم سب ہی ایک دعوت کو لیکر بھیجے گئے کہ بجز اللہ کے کوئی معبود نہیں اور اللہ کے علاوہ جن معبودوں کی لوگ پوجا کرتے ہیں وہ باطل ہے اور آپ خاتم النبیین اور سید المرسلین ہیں یہ بات آپ کے ہماری امامت کرانے سے واضح ہوگئی، آپؐ کے بعد قیامت کے دن تک کوئی نبی نہیں سوائے عیسیٰؑ کے۔ پس بیشک ان کو آپ کی اتباع کرنے کا حکم کیا گیا ہے۔

(تفسیر قرطبی جلد ۱۶ ص ۹۵)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سنتیں اور دیگر معمولات

مولانا سعید حسن خان ۔

کھانا اگر ایک قسم کا آپؐ سامنے ہوتا تو آپؐ اپنے ہی سامنے سے تناول فرماتے اور اگر مختلف قسم کا کھانا ہوتا یا پھر برتن ایک ہی ہوتا تو آپؐ بلا تامل دوسری جانب ہاتھ بڑھاتے ۔

پرانی کھجور تناول فرماتے تو پہلے اندر سے اس کو صاف کر لیتے پھر تناول فرماتے ۔

● کھانے کے بعد ہاتھ دھوتے اور ہاتھوں میں جو تری ہوتی اس کو اپنے ہاتھوں چہرے اور سر مبارک پر مل کر خشک کر لیا کرتے ۔

● جب حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مرغی کھانا چاہتے تو کئی روز پہلے حکم دیتے کہ وہ باہر پھرنے سے روک لی جائے پھر اس کو ذبح کرا کے پکواتے اور تناول فرماتے

● آپؐ کھچڑی بہت پسند فرماتے ۔

● گوشت کے شوربے میں ڈوبی روٹی بہت مرغوب طبع تھی ۔

● مکھن اور کھجور بھی حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو بہت پسند تھے ۔

● دودھ اور کھجور ساتھ تناول فرماتے اور ارشاد فرماتے کہ یہ دونوں چیزیں عمدہ ہیں ۔

● جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کھانے میں سے اول لقمہ لیتے تو فرماتے یا واسع المغفرۃ ۔

● جب کھانا پاس آتا تو فرماتے اَللّٰھُمَّ بَارِکْ لَنَا فِیْمَا رَزَقْتَنَا وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ

بسم اللہ

● جب کھانا تناول فرما چکتے تو فرماتے اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَطْعَمَنَا وَسَقَانَا وَجَعَلَنَا مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ ۔

● جب دستر خوان اٹھ جاتا تو آپؐ ارشاد فرماتے اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ حَمْدًا کَثِیْرًا طَیِّبًا مُّبَارَکًا فِیْہِ غَیْرَ مَکْفِیٍّ وَلَا مُوَدَّعٍ وَلَا مُسْتَغْنًی عَنْہُ ۔

● جب حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہیں مدعو ہوتے تو داعی کے حق میں ان الفاظ سے ضرور دعا فرماتے اَللّٰھُمَّ بَارِکْ لَھُمْ فِیْمَا رَزَقْتَھُمْ وَاغْفِرْ لَھُمْ وَارْحَمْھُمْ ۔

● آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پانی چوس کر بغیر آواز کے نوش فرماتے۔ غٹ غٹ کر کے آواز کی گھونٹوں سے کبھی نہیں پیتے تھے ۔

● آپؐ کو میٹھے پانی کا بہت شوق تھا اور دور دور سے یعنی دو روز کی مسافت سے منگا کر نوش فرماتے ۔

● ازواج مطہرات میں چونکہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے خصوصی انس تھا اس لئے عادات طیبہ تھی کہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا جس برتن سے اور جس رخ سے پانی پیتیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بھی اپنے لب مبارک اسی جگہ لگا کر پانی نوش جان فرماتے ۔

● پینے کی چیزوں میں دودھ طبیعت پاک کو سب سے زیادہ مرغوب تھا ۔

● دودھ کبھی تنہا استعمال فرماتے اور کبھی ٹھنڈا پانی ملا کر نوش جان فرماتے ۔

● کبھی آپؐ مشک یا ڈول سے منہ لگا کر پانی پی لیا کرتے ۔

● آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب پینے کی چیز کسی مجلس میں تقسیم فرماتے تو حکم دیتے کہ پہلے عمر میں بڑے لوگوں سے دور شروع کیا جائے ۔

● جب مجلس میں کسی پینے کی چیز کا دور چل رہا ہوتا اور بار بار پیالہ آ رہا ہوتا۔ تو دوسرا پیالہ آنے پر اس کو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اسی جگہ سے شروع کرتے جہاں پہلا دور شروع ہوا تھا۔

● جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے احباب کو کوئی چیز پلاتے تو آپؐ خود سب سے آخر میں نوش جان فرماتے اور فرماتے کہ ساقی سب سے آخر میں پیتا ہے ۔

● حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عام استعمال کا ہوں مثلاً نہروں، ندیوں یا تالابوں سے پانی منگا کر نوش جان فرمایا کرتے تھے۔ تاکہ عام مسلمانوں کے ہاتھوں کی برکت حاصل فرمائیں ۔

● آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کانچ، مٹی، تانبے اور لکڑی کے برتنوں میں پانی نوش فرمایا ہے ۔

● آپؐ اکثر جو کے ستو استعمال فرماتے ۔

● بادام کے ستو ایک مرتبہ خدمت عالی میں پیش ہوئے تو آپؐ نے ان کو پینے سے انکار فرمایا۔ اور فرمایا کہ یہ امراء کی غذا ہے ۔

(●) شہد ملا ہوا دودھ بھی حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نوش نہیں فرماتے اور فرماتے کہ دو سالن ایک برتن میں "یعنی یہ اسراف کیا؟

(●) آپ پانی بیٹھ کر تین سانس میں اس طرح نوش فرماتے کہ ہر دفعہ برتن سے منہ مبارک لگاتے وقت بسم اللہ کہتے اور جب برتن منہ سے ہٹاتے تو الحمد للہ فرماتے آخر مرتبہ الحمد للہ کے ساتھ والشکر للہ بھی بڑھا دیتے۔

(●) تمام لباسوں میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کرتہ زیادہ پسند فرماتے۔

(۱۱) کرتے کی آستین نہ اتنی تنگ رکھتے اور نہ اتنی کشادہ بلکہ درمیانی ہوتی اور آستین ہاتھ کے گٹے تک رکھتے۔

(●) آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سفر کا کرتہ وطن کے کرتہ سے دامن اور آستین میں کسی قدر چھوٹا ہوتا تھا۔

(●) آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قمیص کا گریبان سینہ پر ہوتا تھا۔

(●) کبھی آپ اپنے کرتہ کا گریبان کھول لیا کرتے اور سینۂ اطہر صاف نظر آتا۔ اور اسی حالت میں نماز پڑھ لیتے۔

(●) جب آپ قمیص زیب تن فرماتے تو پہلے سیدھا ہاتھ سیدھی آستین میں ڈالتے اور پھر الٹا ہاتھ الٹی آستین میں۔

(●) آپ نے پائجامہ کبھی نہیں پہنا بلکہ ہمیشہ تہبند باندھا ہے۔ البتہ پائجامہ پہننے کے لئے خریدا ہے اور اپنے احباب کو پہنتے دیکھا ہے۔

(●) آپ تہبند ہمیشہ ناف سے نیچا باندھتے اور نصف پنڈلی سے اونچا رکھتے۔

(●) آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تہبند کا اگلا حصہ پچھلے حصہ سے قدرے نیچا ہوتا تھا۔

(●) آپ کے اوڑھنے کی چادر، چار گز لمبائی میں

حضرت وہب بن قابوس کی شہادت

حافظ ریحان صدیقی سوہدرہ،

حضرت وہب بن قابوس رضی ایک صحابی رضی تھے۔ جو کسی وقت میں مسلمان ہوئے تھے اور اپنے گھر کسی گاؤں میں رہتے تھے۔ بکریاں چراتے تھے۔ اپنے بھتیجے کے ساتھ ایک رسی میں بکریاں باندھے ہوئے مدینہ منورہ پہنچے۔ پوچھا کہ حضورؐ کہاں تشریف لے گئے۔

معلوم ہوا کہ احد کی لڑائی پر گئے ہوئے ہیں۔ بکریوں کو وہیں چھوڑ کر حضورؐ کے پاس پہنچ گئے۔ اتنے میں ایک جماعت کفار کی حملہ کرتی ہوئی آئی۔

حضورؐ نے فرمایا۔ جو ان کو منتشر کر دے وہ جنت میں میرا ساتھی ہوگا
حضرت وہب رضی نے زور سے تلوار چلانی شروع کردی، اور سب کو ہٹا دیا، دوسری مرتبہ پھر یہی صورت پیش آئی۔ تیسری مرتبہ پھر ایسا ہی ہوا۔
حضورؐ نے اُن کو جنت کی خوشخبری دی، اس کا سننا تھا کہ تلوار لے کر کافروں کے جمگھٹے میں گھس گئے، اور شہید ہوگئے۔۔
حضرت سعد بن ابی وقاص رضی کہتے ہیں، کہ وہب رضی جیسی دلیری اور بہادری میں نے کسی کی لڑائی میں نہیں دیکھی، اور شہید ہونے کے بعد حضورؐ کو میں نے دیکھا، کہ وہب کے سرہانے کھڑے تھے، اور ارشاد فرماتے تھے، کہ اللہ تم سے راضی ہو۔ میں تم سے راضی ہوں،

اس کے بعد حضورؐ نے خود اپنے دست مبارک سے دفن فرمایا، باوجودیکہ اس لڑائی میں حضورؐ خود بھی زخمی تھے، حضرت عمر رضی فرماتے تھے کہ مجھے کسی کے عمل پر اتنا رشک نہیں آیا۔ جتنا وہب رضی کے عمل پر آیا۔ میرا دل چاہتا ہے، کہ اللہ کے یہاں ان جیسا اعمال نامہ لے کر پہنچوں۔

پیچ

اِک کہہ رہا ہوں پیچ، تم سے جناب میں
مرزا تھا مفتری میرے حساب میں
ہیضے کی موت مرکے وہ ہوگیا ذلیل
"لعنت ہے مفتری پر خدا کی کتاب میں

قلم برداشتہ

اور وہ گز ایک بالشت چوڑائی میں ہوتی تھی۔

(●) کبھی آپ چادر کو اس طرح اوڑھتے کہ چادر کو سیدھی بغل سے نکال کر الٹے کاندھے پر ڈال لیتے۔

(●) آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے پہننے کے کپڑوں میں سے مثلاً کرتہ، تہبند، چادر یا جوتا وغیرہ ان میں سے کسی کا فاضل جوڑا بنا کر نہیں رکھا۔

(●) آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب نیا لباس پہنتے تو جمعہ کے دن پہنتے۔

(●) سفید لباس تو حضور انور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو محبوب تھا ہی مگر رنگین لباس میں سبز رنگ کا لباس طبیعت پاک کو بہت پسند تھا۔

(●) خالص گہرا سرخ رنگ طبیعت پاک کو بہت زیادہ ناپسند تھا۔

(●) جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نیا لباس زیب تن فرماتے تو کپڑے کا نام لے کر خدا تعالیٰ کا شکر ان الفاظ میں ادا فرماتے :-

اللھم لک الحمد کما کسوتنیہ اسئلک خیرہ و خیر ما صنع لہ واعوذ بک من شرہ و شر ما صنع لہ۔

نوافل پہ استقامت

مولانا بشیر احمد نقشبندی — کراچی

قرآن و حدیث سے ثابت ہے کہ ہر قسم کی فرض عبادتوں کے ساتھ اسی جیسی تمام نفلی عبادتیں، فرض عبادتوں کے لیے مکمل و متمم ہوتی ہیں، مثلاً تمام نفل نمازیں، خواہ فرضوں سے پہلی یا بعد کی سنتیں ہوں یا ان کے علاوہ نفلیں سب فرض نمازوں کے لیے مکمل ہیں۔ اسی طرح نفلی روزے فرض روزوں کے لیے۔ نفلی صدقات و خیرات، زکوٰۃ اور صدقات واجبہ کے لیے اور نفلی حج اور عمرے، فرض حج کے لیے مکمل و متمم ہیں۔ اس تکمیل و تتمیم کا مطلب یہ ہے کہ فرض عبادتیں مثلاً فرض نمازیں اپنی ظاہری صورت کے اعتبار سے بھی اور باطنی روح اخلاص و خشوع و خضوع وغیرہ، کے اعتبار سے بھی کتنی ہی احتیاط کے ساتھ ادا کی جائیں پھر بھی ان کا اس معیار پر اترنا جو اللہ جل جلالہٗ و عم نوالہٗ کے ہاں مطلوب ہے، بہت ہی دشوار ہے۔ اس لیے اللہ تعالیٰ اور اس کی مراد بیان کرنے والے محسن انسانیت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہر فرض عبادت کے ساتھ اسی جیسی نفلی عبادتوں کا اضافہ فرمایا ہے، تاکہ فرض عبادت کے ادا کرنے میں جو ظاہری یا باطنی کوتاہی رہ گئی ہو (جس کا یقینی علم صرف اللہ رب العزت ہی کو ہے) اس کے منشاء کے مطابق ہوئی یا نہیں، ان نفلی عبادتوں سے اس کی مکافات ہو جائے۔ اس لیے بھی نفلی عبادتوں

میں مخلص تھا تو وہ مرد میدان بن کر وقت اور جگہ کا تعین کرتا اور اس طرح مباہلہ کرتا جس طرح مباہلہ کا طریق ہے۔ لیکن وہ چیلنج دے کر اپنے گھر کی چار دیواری کے اندر محصور ہو کر رہ گیا جب کہ بیان بازی کے لیے اپنا ایک سیکرٹری مقرر کر دیا جو خطوط اور بیانات کے ذریعے ایک ہی رٹ لگائے جا رہا ہے کہ قرآنی، اسلامی اور نبوی طریق مباہلہ یہی ہے کہ گھر بیٹھے بیٹھے جھوٹے پر لعنت کا وظیفہ پڑھتے رہو۔

بہر حال یہ مباہلہ جس کا مرزا طاہر اور اس کا پریس سیکرٹری یا دوسرے قادیانی واویلا کر رہے ہیں مباہلہ ہرگز نہیں بلکہ یہ منصوبہ ہے اور اس منصوبے پر عملدرآمد کے لیے پہلے مخالفین کے پتے حاصل کیے ممکن ہے فوٹو بھی حاصل کر لیے ہوں اور اب قادیانی کمانڈوز کی آمد شروع ہو چکی ہے جس کا واضح ثبوت کراچی کے اخبار میں شائع ہونے والی مذکورہ خبر ہے خبر میں فقط ایک دو کمانڈو کا ذکر ہے لیکن ہمارے خیال میں کمانڈوز کی پوری کھیپ پہنچ چکی ہے یا پہنچنے والی ہے ہمیں خداوند قدوس جل جلالہ کی ذات پر پورا یقین ہے کہ قادیانیوں کا یہ حربہ بھی ناکام ہو کر رہے گا۔ انشاء اللہ۔

■■

بقیہ اداریہ

صداقت کی دلیل ہے۔ مرزا طاہر کی طرف سے دیا گیا مباہلہ کا چیلنج بھی کسی خطرناک منصوبے کی چغلی کھا رہا ہے ورنہ اگر سچ مچ مرزا طاہر مباہلہ کرنے

تشخیص فارم منگانے کے لئے
جوابی لفافہ ہمراہ بھیجیں
حکیم ظہور احمد صدیقی۔ حافظ آباد ضلع گوجرانوالہ
ختم نبوت زندہ باد
مولانا فی
مطب صدیقی

سے صرف نظر اور استغفار نہیں ہو سکتا۔ بلکہ صرف فرض عبادتوں کے ادا کرنے پر استقامت صحیح معنی میں اس وقت پائی جائے گی جب کہ ان متمم نفلی عبادتوں پر بھی استقامت ہو۔

باقی مذکورہ بالا قسم کی اقتصاد فی العبادات ـــ عبادتوں میں اعتدال ـــ سے متعلق جتنی بھی احادیث آئی ہیں ان کا منشا نفلی عبادتوں سے یا ان کی کثرت سے روکنا ہرگز نہیں ہے۔ بلکہ اس بے اعتدالی سے روکنا مطلوب ہے، جو سوء تدبیر یعنی برے طریقہ کار کا نتیجہ ہوتی ہے اور بہت سی دینی مضرتوں کا سبب بنتی ہے۔

مگر چونکہ انسان کا نفس انتہا درجہ کام چور ہے خصوصاً عبادات اور ان کی پابندی سے تو اس کی جان نکلتی ہے، بڑے ہی دینداری کے دباؤ سے اگر آمادہ بھی ہوتا ہے تو صرف فرض نمازوں کے ادا کرنے پر، اور نفلی عبادتوں سے جان بچانے کے لیے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ان احادیث کا سہارا لیتا ہے جن میں آپ نے عام مسلمانوں کو عام حالات میں غلو یعنی حد سے تجاوز کرنے سے منع فرمایا ہے۔

حالانکہ یہ نفس کا زبردست دھوکہ اور فریب ہے یہ مکار، انسان کو دینی و دنیوی سعادتوں سے محروم کرنے کی غرض سے نبی رحمت صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیثوں کا غلط اور بیجا استعمال کرتا ہے۔ حق تعالیٰ اپنی رحمت سے اس نفس کے شر سے محفوظ رکھیں۔

آپ بھی اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ شَرِّ نَفْسِیْ پڑھا کیجئے تو انشاء اللہ اس چھپے ہوئے دشمن کے شر سے محفوظ رہیں گے۔ یہ ہے وہ وجہ جس کی بنا پر میں نفلی عبادتوں کی کثرت اور اس پر استقامت کی اہمیت، ضرورت اور شرعاً پسندیدگی واضح کرنے پر مجبور ہوا۔ وما توفیقی الا باللہ۔

بدنام کرنے کیلئے کوئی بہانہ چاہیئے

حافظ محمد اقبال رنگونی، مانچسٹر۔

دنیا میں جہاں کہیں دہشت گردی، تخریب کاری، فساد، قتل و غارت گری کے واقعات رونما ہوتے ہیں اعدائے اسلام کی پوری سازش ہوتی ہے کہ اسے کسی نہ کسی طرح مسلمانوں کے سر تھوپ دیں کہ یہ سب کچھ انہیں کے ہاتھوں ہو رہا ہے ان واقعات میں سے گزشتہ دنوں پیش آنے والا حادثہ فاجعہ بھی ہے یہ حادثہ امریکی طیارے (PANAM) کے ساتھ پیش آیا۔ جو لندن سے نیویارک جاتے ہوئے گلاسگو کے قریب واقع قصبہ لوکربی میں گر کر اس میں ۲۵۹ مسافر ہلاک ہو گئے اور جس قصبے میں گر کر تباہ ہوا وہاں کے تقریباً ۱۵ آدمی مارے گئے اور کئی مکانات تباہ ہو کر خاک میں تبدیل ہو گئیں۔

حادثہ کے چند گھنٹوں بعد ٹیلی ویژن دیکھئے یا دوسرے دن کا اخبار سب ہی کی تان یہاں آکر ٹوٹتی ہے کہ یہ حادثہ تخریب کاری کے نتیجے میں پیش آیا اور تخریب کار عرب ممالک سے ہیں جنہوں نے امریکہ دشمنی میں یہ سب کچھ کیا ہے اس طرح پوری دنیا کو یہ باور کرانے کی بھرپور کوشش کی گئی کہ عرب ممالک (بالخصوص فلسطینی مسلمان) دہشت گرد اور تخریب کار ہیں۔

اس الزام پر دو وجوہات تلاش کی گئیں ایک مبصر نے کہا کہ چونکہ کچھ عرصہ قبل امریکہ نے ایک ایرانی طیارہ مار گرایا تھا اس لئے ایرانی سورماؤں یا حکومت ایران نے محض بدلہ لینے کی خاطر یہ حرکت کی ہے۔

ایک مبصر کہتے ہیں کہ چونکہ گزشتہ دنوں جناب یاسر عرفات کو امریکہ نے ویزا نہ دیا تھا اس لئے عرفات کے مخلص احباب نے امریکہ کو مزہ چکھانے کے لئے یہ فعل کیا ہے۔

ایک اور مبصر فرمانے لگے کہ چونکہ جناب عرفات نے اسرائیل کو تسلیم کرنے کا اعلان کرتے ہوئے امن کمیٹی کا اعلان کیا ہے فلسطینی انتہا پسند چونکہ اس معاہدہ سے ناراض ہیں اس لئے انہوں نے یہ فعل کرتے ہوئے واضح کر دیا کہ فلسطین اور اسرائیل کا اتحاد ناممکن ہے چونکہ امریکہ اسرائیل کا سرپرست ہے اس لئے اس کو سبق سکھایا گیا ایک اسرائیلی انٹیلی جنس نے بی بی سی ہی کے خصوصی پروگرام میں بھی اسی کی طرف اشارہ کیا اور اسرائیل کے نئے وزیر خارجہ موشے آرنیز نے بھی یہی الزام لگایا ہے (جنگ لندن ۲۴ دسمبر ۱۹۸۸ء)

ایک اور مبصر نے کہا کہ اس کاروائی میں فلسطینی انتہا پسند گروپ ابو ندال کا ہاتھ ہے جو کسی قسم کی دیگر کاروائیوں میں پہلے بھی ملوث رہا ہے۔

اس سلسلے میں دو چار فون ملنے کی اطلاع دی گئی، دو چار خطوط بتا دئیے گئے جس سے پوری دنیا اور یورپی برادری کو یہ بتلانا تھا کہ امریکی طیارہ کسی فنی خرابی کی بنا پر تباہ نہیں ہوا بلکہ فلسطینی وغیرہ وغیرہ تخریب کاروں نے باقاعدہ منصوبے کے تحت اسے تباہ کیا ہے۔

ہم اس وقت اس تفصیل میں جانا نہیں چاہتے کہ یہ کیوں اور کیسے ہوا! فنی خرابی تھی یا تخریب کاری تحقیقات جاری ہے۔ محققین سراغ لگا رہے ہیں جہاں تک مذکورہ گروپوں پر الزام کا تعلق ہے اخبارات کے مطابق سب ہی نے اس کی تردید کرتے ہوئے لاتعلقی کا اعلان کیا۔ ایران نے کہا کہ ہم ایسی حرکت کے قائل نہیں یاسر عرفات نے پریس کانفرنس میں ایسی کاروائیوں کی شدید مذمت کی ابو ندال گروپ نے بھی تردید کر دی ہے لیکن یہ لوگ ہیں کہ بار بار اسی لکیر کو پیٹے چلے جا رہے ہیں کہ تخریب کاری کی ہے۔

ہم عرض کرنا چاہتے ہیں کہ اگر یورپی مبصرین محض شک و شبہ کی بنا پر ان کو ذمہ دار ٹھہرا رہے ہیں تو کیوں نہ ہم دہشت گردوں کے ملجا و ماویٰ اسرائیل کو بھی اس ضمن میں شامل کر لیں اس لئے کہ جس شک کی بنا پر وہ بے چارے ذمہ دار ٹھہرے اس سے کہیں زیادہ قوی شبہ اسرائیل پر بھی عائد ہو سکتا ہے۔ کہ اس نے یہ حرکت محض اور محض اپنی بدنامی کا داغ مٹانے اور فلسطینی مسلمانوں کو تخریب کار و دہشت گرد ثابت کرنے کے لئے کی ہے۔

آپ کو معلوم ہی ہے کہ جب یاسر عرفات نے اسرائیل کو تسلیم کرنے کا اعلان کرتے ہوئے اس کی دعوت دی اور اسی پیغام کو لے کر اقوام متحدہ جانے لگے تو امریکہ نے ویزا جاری کرنے سے انکار کر دیا مجبوراً جنیوا میں اقوام متحدہ کا اجلاس بلایا گیا جہاں یاسر عرفات نے پوری دنیا کے نمائندوں کے سامنے اپنے موقف کی وضاحت کرتے ہوئے اقوام متحدہ میں اسرائیل کو گفتگو کرنے کی دعوت دی اس اعلان کے ذریعے یاسر عرفات نے پوری دنیا (سوائے امریکہ و اسرائیل) کے دل موہ لئے اور امریکہ نے عرفات کی تائید کرتے ہوئے اس کی حمایت کا اعلان کر دیا جو اسرائیل کے لئے زہر پینے سے کہیں زیادہ مہلک ثابت ہوا اس نے پھر بھی عرفات کو ایک ایکٹر اور اس کے اعلان کو دھوکہ سے تعبیر کیا لیکن دنیا نے اسے تسلیم کرنے سے انکار کیا اور عرفات کی تصدیق!

اس وقت اسرائیل پوری دنیا میں بدنام ہوا تھا خود اسرائیلی وزیر اعظم مسٹر اسحاق شمیر کو اس کا احساس تھا اس نے خود کہا کہ۔

پی ایل او نے سیاسی پروپیگنڈہ مہم چلا کر عالمی سطح پر حمایت حاصل کر لی ہے لہٰذا ان خطروں کا مقابلہ کرنے کے لئے ہمیں اسرائیل میں قومی حکومت کی صدارت میں متحد ہونا پڑے گا تاکہ فلسطینیوں کے دباؤ کا مقابلہ کیا جا سکے

(روزنامہ ملت ۲۳ دسمبر ۱۹۸۸ء)

ظاہر ہے کہ بدنامی کا ایک ایسا زبردست داغ تھا جسے کسی بڑے منصوبے کے ساتھ ہی دھویا جا سکتا تھا اور جب تک فلسطینی مسلمان بدنام نہ ہو جائے وہاں تک بدنامی کا داغ مٹنا مشکل تھا چنانچہ اس نے ایک سوچا سمجھا منصوبہ تیار کیا اور کرسمس کے انتہائی قریب موقع پر اس منصوبہ پر عمل کیا گیا تاکہ فطری طور پر یہ حادثہ شدید رد عمل کے آئے اور فلسطینی مسلمانوں کے خلاف ایک زبردست محاذ بن جائے چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ ادھر طیارہ تباہ ہوا ادھر عالمی طور پر مسلمانوں کے خلاف (مخصوص فلسطینی مسلمانوں کے خلاف) دہشت گرد ہونے کا پروپیگنڈہ شروع کر دیا گیا جس سے ہمارے اس شبہ کو تقویت ملتی ہے کہ اس تخریب کاری میں اسرائیل کا ہاتھ ہے اور اس کا مقصد مسلمانوں کو بدنام کرنا ہے۔ نوٹ۔ یہ بھی ایک شک کی بنا پر ہم نے لکھا جس طرح ان کو شک ہے ہمیں بھی حق ہے کہ دلائل کی روشنی میں حقائق واضح کریں۔ یاد رہے کہ ابھی تحقیقات جاری ہیں فی الحال تازہ رپورٹ کے مطابق محققین و ماہرین علم سے اس بات کا پتہ چلانے میں ناکام ہیں کہ یہ طیارہ تخریب کاری سے تباہ ہوا ہے۔

جناب زاہد عباس سید
ایک وضاحت

ہفت روزہ ختم نبوت میں جناب زاہد عباس سید صاحب کا ایک مضمون بعنوان "ربوہ میں بغاوت کی لہریں" ایک دوست کی معرفت موصول ہوا تھا ہمارے دوست کے خط سے یہ تاثر ملتا تھا کہ جناب زاہد عباس سید (سب ایڈیٹر روزنامہ مساوات لاہور) قادیانی ہیں اب انہوں نے ہمیں خط کے ذریعے توجہ دلائی ہے اور لکھا ہے کہ میں قادیانی نہیں ہوں۔ ہم اس سہو پر موصوف سے معذرت خواہ ہیں۔ موصوف کا ایک اور مضمون بھی آئندہ کسی شمارہ میں شائع کیا جا رہا ہے جس میں انہوں نے لکھا ہے کہ قادیانی بہائی مذہب اختیار کر رہے ہیں۔

میٹھادر صرافہ بازار میں معیاری زیورات کا مرکز
عبدالخالق اینڈ سنز جیولرز
دوکان نمبر ۹۱، N.P
صرافہ بازار میٹھادر کراچی
فون : ۷۶۵۵۷۳

آپ کے مسائل

ضبط و ترتیب مولانا منظور احمد الحسینی

حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی مدظلہ

متفرق مسائل

س:۔ زید معصیت سے بچنے کے لئے ب سے دوسری شادی کرنا چاہتا ہے۔ اور دوسری بیوی (ب) ہی کی بخوشی اجازت سے رات کا قیام ہمیشہ یا اکثر اپنی بیوی الف کے ہاں رکھنا چاہتا ہے، شادی کے بعد ب کا قیام اس کے میکے ہی میں رہے گا، زید ب کے حقوق اس کے میکے ہی میں ادا کرنے کا ارادہ رکھتا ہے۔ اور یہ بھی ممکن ہے کہ مستقبل میں ب کی شادی میکے والوں سے نہ بنے۔ اور زید کو اپنے خرچے پر ب کی رہائش کا بھی لازمی انتظام کرنا ہے، کیا اس صورت میں ب کی یہ اجازت کہ زید ہمیشہ یا اکثر رات کو قیام الف بیوی کے ہاں رکھے، میری طرف سے بخوشی اجازت ہے۔ معتبر ہوگی یا نہیں عنداللہ جواب عنایت فرمائیں۔

جواب:۔ شوہر کے ذمہ لازم ہے کہ دونوں بیویوں کے لئے الگ الگ رہائش کا انتظام کرے، اور دونوں کے پاس باری باری شب باشی کرے اگر ایک بیوی اپنی خوشی سے شب باشی معاف کردے، تو کرسکتی ہے بشرطیکہ یہ معاف کرنا واقعی دل کی خوشی سے ہو۔

س:۔ ایک چیز الف بیوی کو پسند ہے، وہ دوسری بیوی یعنی ب کو پسند نہیں ہے اس صورت میں کیا زید! اپنی مرضی سے کھانا پینے اور کپڑے وغیرہ کا تعین خود کرسکتا ہے یا نہیں! نیز یہ بھی ارشاد فرمائیں، جتنا خرچہ الف پر ہو، اتنا ہی خرچہ ب پر خرچ کرنا ضروری ہے، یا ان دونوں کی پسند کو مدنظر رکھتے ہوئے زید کم بڑھتی خرچ کرسکتا ہے یا نہیں؟

جواب:۔ دونوں کے درمیان اخراجات میں بھی عدل کرنا ضروری ہے۔

س:۔ زید کی اولاد الف بیوی سے ہے۔ اور دوسری ب کی اولاد (جو کہ اس کے پہلے شوہر سے) ہے کیا زید سے ان کو یکساں محبت رکھنی پڑے گی؟ نیز یہ بھی ارشاد فرمادیں کہ جو چیز مثلاً یا کپڑے وغیرہ زید اپنی اولاد کے لئے خریدے گا، کیا وہی چیزیں اور اتنی ہی قوت کی چیزیں زید کو ب کی اولاد (جو اس کے پہلے شوہر سے ہے) کے لئے خریدنی پڑیں گی؟ عنداللہ جواب عنایت فرمادیں۔

جواب:۔ بیوی کی پہلے شوہر سے جو اولاد ہے اس کے ساتھ بھی حسن سلوک کرنا چاہئے۔ ظاہر ہے کہ یکساں محبت نہیں ہوسکتی۔

س:۔ زید کی جائیداد میں ب کی پہلے شوہر سے اولاد کا کتنا حصہ ہوگا؟۔

جواب:۔ بیوی کے پہلے شوہر کی اولاد اپنے والد کی وارث ہوگی، دوسرے کی شوہر کی نہیں، البتہ دوسرے شوہر سے جو بیوی کو حصہ ملے گا اس کی وارث ہوگی۔

طلاق کا مسئلہ

ایک صاحبہ کراچی

س:۔ آج سے دو تین سال پہلے کی بات ہے کہ مجھے میرے شوہر نے کہا کہ اگر تو میکے جائے گی تو تمہیں تین طلاقیں ایک دفعہ کہا اور دوسری دفعہ اپنی ماں کے سامنے صبح بھی یہ الفاظ دہرائے۔ اس کے بعد میں میکے نہیں گئی، لیکن اب کچھ ایسے مسئلے درپیش ہیں کہ وہاں جانا بہت ضروری ہے ہم نے کہیں سے سنا ہے کہ اگر مرد اپنی خوشی سے جانے کی اجازت دے دے اور اپنے الفاظ واپس لے لے، تو بیوی جا سکتی ہے۔ اور ان کا نکاح برقرار رہے گا۔ آیا یہ بات درست ہے کہ غلط۔ میرے شوہر اب بھی اجازت دینے کو تیار ہیں۔

جواب:۔ شوہر ان الفاظ کو اب واپس نہیں لے سکتا۔ جب بھی آپ میکے جائیں گی تین طلاقیں ہو جائیں گی۔ اس سے بچنے کی تدبیر یہ ہو سکتی ہے کہ شوہر ایک بائن طلاق دے دے، عدت آپ شوہر کے گھر میں گزاریں لیکن میاں بیوی کا تعلق نہ رکھیں، جب عدت ختم ہو جائے تب آپ میکے چلی جائیں، ان کی قسم ختم ہو جائے گی۔ اس کے بعد دوبارہ نکاح کرلیں۔

داڑھی رکھنے پر تنقید

امتیاز قمر بلوچستان

س:۔ مسئلہ کچھ یوں ہے کہ میں اپنے خاندان سے اکیلا وہ فرد ہوں جس نے جوانی ہی میں یہ سوچ کر کہ

باقی صفحہ (۴۲) پر

مرزا قادیانی اور جہاد

محمد باقر جامی ——— بہاولپور

مرزا قادیانی نے انگریزوں کے جن مقاصد کو پورا کرنے کے لئے ہندوستان میں تحریک قادیانیت کی بنیاد رکھی تھی ان میں سے سب سے اہم مقصد یہ تھا کہ مسلمانوں سے جہاد کی روح نکال دی جائے کیوں کہ مسلمان جہاد کو ایک مذہبی فریضہ سمجھتے ہیں جب انہیں جہاد کے لئے بلایا جاتا ہے تو وہ لبیک کہتے ہوئے میدان جہاد میں نکل آتے ہیں سروسامان کی قلت کے باوجود ان کے پاؤں میدان کارزار سے نہیں اکھڑتے اور وہ ایمانی قوت سے دشمن کی قوت پسپا کرتے ہوئے فتح حاصل کر لیتے ہیں دشمن اپنی پوری شوکت و سطوت اور سروسامان کی کثرت کے باوجود ان کے جذبہ جہاد کے سامنے نہیں ٹھہر سکتا اس لئے جب تک ان کے جذبہ جہاد کو سرد کرنے کے لئے کوئی ٹھوس قدم نہیں اٹھایا جائے گا یہ سامراجی قوتوں سے لڑتے رہیں گے اور انگریزوں کے خلاف عداوت کی ایسی آگ بھڑکا دیں گے کہ وہ ہندوستان سے اپنے اقتدار کی بساط لپیٹ کر نکلنے پر مجبور ہو جائیں گے مسلمانوں کے جذبہ جہاد کو سرد کرنے کے لئے مرزائیوں نے مختلف طریقوں سے کام شروع کر دیا جگہ جگہ اپنے ایجنٹ بھیجنے شروع کئے "وہ بیرون ہند جا کر جہاد کے خلاف لٹریچر تقسیم کرنے لگے" وہ مسلمانوں سے جا کر کہتے کہ انگریز ہمارا خیر خواہ ہے ان کے اقتدار سے ہم سیاسی انتشار سے بچے ہوئے ہیں وہ اہل کتاب ہونے کی وجہ سے مسلمانوں کو غیر مسلمانوں پر ترجیح دیتے ہیں جو لوگ وطن کی آزادی کے خلاف کام کر رہے ہیں اور لوگوں کو انگریزوں کے خلاف اکساتے ہیں وہ دراصل اقتدار کے بھوکے ہیں اور حصول اقتدار کے لئے ملک کے حالات خراب کرنے پر تلے ہوئے ہیں وہ اپنی ان تشدد آمیز کارروائیوں سے نہ صرف ملک کو نقصان پہنچائیں گے بلکہ مسلمانوں کی افرادی قوت کو ہمیشہ کے لئے تباہ کر دیں گے جہاد فی سبیل اللہ کے خلاف اس انداز سے کام کرنے پر سب سے پہلے علمائے لدھیانہ چونکے اور وہ اپنی موشگافی فراست سے یہ تاڑ گئے کہ یہ جماعت انگریزوں کے اشارے پر مسلمانوں کے جذبہ جہاد کو سرد کرنا چاہتی ہے کیوں کہ انگریز ہندوستان میں اپنے اقتدار کو طول دینے کے لئے ان کو آگے لا رہے ہیں اس لئے انہوں نے جہاد کے خلاف کام کرنے پر مرزا غلام قادیانی اور اس کی جماعت کے خلاف کفر کا فتویٰ دیا یہ فتویٰ ہندوستان کے عام مسلمانوں ہی کے لئے نہیں بلکہ بڑے بڑے علماء کے لئے بھی حیرت کا سبب بنا کیوں کہ اس وقت تک مرزا غلام قادیانی کے جھوٹے دعوے لوگوں کے سامنے نہیں آئے تھے اور وہ اسے غیر مسلموں سے مناظرے کرنے اور

وفاقی اور صوبائی محکموں میں براجمان گریڈ ۱۸ سے اوپر کے قادیانی افسران کی ایک جھلک

۱۔ سید سہیل احمد:۔	ڈائریکٹر جنرل شماریات
۲۔ کے یو فاروقی:	سیکرٹری اسٹیبلشمنٹ
۳۔ کے زیڈ فاروقی:۔	ڈائریکٹر جنرل سول سروسز اکیڈمی
۴۔ مجیب اختر:۔	جوائنٹ سیکرٹری اکنامک آفیئرز ڈویژن
۵۔ محمد سردار خان:۔	ایڈیشنل سیکرٹری وفاقی محتسب اعلیٰ سیکرٹریٹ
۶۔ بشیر احمد:۔	سیکرٹری پلاننگ ڈویژن۔ مانسہرہ سے تعلق رکھتے ہیں۔
۷۔ مسٹر شیخ حفیظ الرحمٰن:	ڈائریکٹر سول ایوی ایشن
۸۔ لیفٹیننٹ کرنل مبارک احمد:	ڈائریکٹر اکاؤنٹس سی ڈی اے
۹۔ مظفر احمد:۔	ایڈیشنل سیکرٹری فنانس۔
۱۰۔ ڈاکٹر امیر احمد:۔	چیئرمین پاکستان زرعی تحقیقی کونسل۔ موصوف نے آج تک کسی مسلمان کو ممبر فنانس نہیں لگایا
۱۱۔ محمد امجد ورک	جوائنٹ سیکرٹری فنانس
۱۲۔ کنور ادریس	سابق چیف سیکرٹری سندھ۔ حال ہی میں ان کی خدمات مرکز کے سپرد کی گئی ہیں۔
۱۳۔ کرنل بشیر خانزادہ	آرمی میڈیکل کالج میں کسی اہم عہدہ پر فائز ہیں۔
۱۴۔ منظور شریف:۔	محکمہ زراعت میں ڈائریکٹر ہیں۔
۱۵۔ چوہدری نور احمد:۔	چیف ایگریکلچرل اکنامسٹ محکمہ پلاننگ اینڈ ڈویلپمنٹ پنجاب
۱۶۔ تیمور احمد چغتائی:	ڈائریکٹر پنجاب سیڈ کارپوریشن
۱۷۔ بریگیڈیئر منظور ملک	ڈائریکٹر جنرل ایل ڈی اے
۱۸۔ شمیم احمد:۔	ایڈیشنل سیکرٹری لاکارپوریٹ اقتدار (؟)
۱۹ عبدالرشید شاہ:۔	چیئرمین سروسز ٹریبونل (حال ہی میں ریٹائر ہوئے ہیں)
۲۰۔ میجر جنرل عبداللہ سعید:	آج کل کسی ملک میں سفیر ہیں (پہلے ہوانا میں سفیر تھے۔)
۲۱۔ بشیر الدین احمد:۔	ڈائریکٹر پاپولیشن پلاننگ
۲۲۔ بشیر احمد:۔	چیئرمین پاکستان انڈسٹریل ڈویلپمنٹ بینک (پہلے پٹرولیم کے سیکرٹری تھے)
۲۳۔ کامران مسعود:۔	ڈپٹی نیشنل ایڈوائزر (وزارت اطلاعات و نشریات)
۲۴۔ الیس کے رحمانی:۔	ڈائریکٹر فنانس ہاؤسنگ کارپوریشن
۲۵۔ ڈاکٹر آفتاب احمد:۔	ایڈیشنل سیکرٹری
۲۶۔ بشیر احمد بھٹی:۔	ایڈیشنل سیکرٹری/ ڈائریکٹر ایڈمنسٹریشن پاکستان اٹامک انرجی کمیشن۔

اٹیمی توانائی کمیشن میں کل ۲۵ کے قریب قادیانی اہم عہدوں پر فائز ہیں۔

اسلام پر ان کے اعتراضات کے جواب دینے کی وجہ سے مسلمان سمجھے ہوئے تھے۔

پہلی جنگ عظیم کا آتش کدہ سرد ہوا تو ہندوستان میں آزادی کی جنگ لڑنے والوں کی مہم اور تیز ہو گئی وہ انگریزی اقتدار کا تختہ اُلٹنے کے لئے سخت اقدامات کرنے لگے دوسری طرف روس میں اشتراکی انقلاب آ جانے سے انگریزوں کی تشویش اور بڑھ گئی کہ کہیں روس کشمیر کے راستے سے ہندوستان کی طرف پیش قدمی نہ کرے یا افغانستان کے راستے اپنی فوجیں بھیج کر ہندوستان پر نہ چڑھ دوڑے اس لئے انگریزوں کے اشارے پر مرزائیوں نے افغانستان کو اپنی سیاسی سرگرمیوں کا مرکز بنا کر جہاد کے خلاف کام شروع کر دیا۔

عبدالرحمٰن قادیانی سب سے پہلا مبلغ تھا جس نے قادیانی مرکز سے ہدایات لے کر افغانستان میں جہاد فی سبیل اللہ کے خلاف پوری تندہی سے کام شروع کر دیا یہ زمانہ سیاسی اعتبار سے انگریزوں کی سخت پریشانی کا تھا کیونکہ ہزاروں قبائلی سر سے کفن باندھ کر انگریزوں سے لڑنے کے لئے میدان عمل میں نکل آئے تھے افغانستان کے علماء مسلمانوں میں جہاد کی روح پھونکنے کے لئے قبائلی علاقوں کا دورہ کر رہے تھے اور اشتعال انگیز تقریروں سے ان کے جذبات بھڑکا کر انہیں میدان جہاد کی طرف لے جا رہے تھے کچھ نوجوان سرحد پار کر کے پشاور، کوہاٹ اور بنوں پہنچ گئے اور انگریزوں کے خلاف زیر زمین کام کرنے لگے انگریزوں کے اس مشکل وقت میں قادیانی بھی اُن کی مدد کے لئے میدان عمل میں نکلے اور مسلمانوں کے جذبہ جہاد کو سرد کرنے کے لئے تحریر و تقریر سے کام لینے لگے چنانچہ عبدالرحمٰن قادیانی نے وہ تمام لٹریچر جو حرمت جہاد کے لئے تیار کیا گیا تھا افغانستان کے باشندوں میں تقسیم کرنا شروع کر دیا اور جہاد سے ان کی توجہ ہٹانے کے لئے انگریزوں سے نرم رویہ اختیار کرنے کی ہدایت کرنے لگا جس سے بعض مسلمانوں کا تعرض نے بخوبی یہ اندازہ کر لیا کہ یہ شخص غلط عقائد رکھتا ہے اور مسلمانوں کو جہاد سے روکنے کے لئے یہاں بھیجا گیا ہے اگر اس کی سرگرمیوں کا انجام سد باب نہ کیا گیا تو یہ سادہ لوح مسلمانوں کو اپنے دام تذویر میں پھنسانے میں کامیاب ہو جائے گا جب امیر عبدالرحمٰن مرحوم سے اس کی سیہ کاریوں کا ذکر کیا گیا اور وہ تمام لٹریچر اُسے دکھایا گیا جو مسلمانوں کو جہاد سے باز رکھنے کے لئے یہ شخص اپنے ساتھ لایا تھا تو امیر مرحوم نے اسے اس بھیانک جرم کی سزا میں قتل کرا دیا۔

جہاد کے خلاف کام کرنے کے لئے دو مرزائی مبلغ افغانستان جاتے رہے وہ مسلمانوں سے اپنا راز چھپانے کے لئے اسلام کے نام پر تبلیغ کرتے تاکہ ان کے مذموم عزائم کا لوگوں کو پتہ نہ چل جائے مگر جلد ہی اُن کے راز طشت از بام ہو جاتے اور وہ قانون کی گرفت میں آ کر عبرتناک سزا پاتے مگر اس کے باوجود قادیان

باقی صفحہ (۲۹) پر

جن میں ڈاکٹر سلام کا بھائی بھی شامل ہے۔

۲۷۔ ذکاء الدین ملک
چیئرمین آئل اینڈ گیس کارپوریشن۔ یاد رہے کہ چٹان ان کے بارے میں بڑی تفصیل کے ساتھ لکھ چکا ہے۔ موصوف نے چٹان پر مقدمہ دائر کرنے کی دھمکی بھی دی تھی۔ مگر بعد میں ان پر سناٹا طاری ہو گیا۔ انہیں ڈاکٹر شہزاد صادق (سابق چیئرمین آئل اینڈ گیس کارپوریشن) کو ڈاکٹر عبدالسلام کی سفارش پر بھٹو صاحب نے او جی ڈی سی کا چیئرمین مقرر کیا تھا۔ انہوں نے اپنے دور میں ذکاء الدین کو بیرون ملک سے واپس بلایا تھا حالانکہ یہ اپنے آپ کو ذہنی مریض قرار دے کر ملک سے باہر چلے گئے تھے ڈاکٹر شہزاد نے انہیں ۱۹ گریڈ دے کر دوبارہ او جی ڈی سی میں ڈائریکٹر مقرر کیا تھا۔ جب انہوں نے اس ادارہ کو چھوڑا تھا، اس وقت وہ گریڈ سترہ کے ملازم تھے۔ ملک صاحب نے بے شمار قادیانیوں کو اپنے دور میں ملازمتیں بہم پہنچائی ہیں اور پہنچا رہے ہیں۔

۲۸۔ منیر احمد۔
ڈائریکٹر جنرل گیس وزارت پیٹرولیم و قدرتی وسائل

۲۹۔ شاہد احمد:۔
ڈائریکٹر جنرل پیٹرولیم کنسیشن۔
وزارت پیٹرولیم و قدرتی وسائل۔ (سابق سیکرٹری پیٹرولیم و قدرتی وسائل)

۳۰۔ میاں ممتاز عبداللہ،
ایڈیشنل سیکرٹری۔ وزارت تجارت

۳۱۔ بریگیڈیئر ڈاکٹر نسیم احمد،
سی ایم ایچ۔ آئی۔ اسپیشلسٹ

۳۲۔ منصور الحق:۔
ڈائریکٹر جنرل بیورو آف امیگریشن۔ وزارت محنت و افرادی قوت۔ آپ پہلے ایف آئی اے کے ڈائریکٹر جنرل رہ چکے ہیں۔ موصوف لیستور الحق کے سگے بھائی ہیں۔

۳۳۔ بیگم اظہار الحق:۔
اظہار الحق سیکرٹری اقتصادی امور ڈویژن۔ آپ سیکرٹری پیٹرولیم و قدرتی وسائل اور خزانہ کے سیکرٹری رہ چکے ہیں۔ اگرچہ موصوف کی بیگم قادیانی ہیں مگر ان کے سرتاج یعنی سیکرٹری صاحب انہی کے زیر اثر ہیں۔ جناب اظہار الحق صاحب نے ہی شاہد احمد کو ڈائریکٹر جنرل (پیٹرولیم کنسیشن) کے عہدے پر ترقی دلائی تھی۔ منیر احمد بھی انہی کی "مساعی جمیلہ" سے ڈی جی (گیس) کے منصب پر متمکن ہوئے ہیں۔

۳۴۔ نسیم احمد:۔
سابق سیکرٹری اطلاعات (عہدِ بھٹو میں) پہلے انگلستان میں سفیر بنا کے جا رہے تھے مگر اب انہیں اقوام متحدہ میں نمائندہ بنا کر بھیجا جا رہا ہے۔

مادر علمی دارالعلوم دیوبند میں

ردّ قادیانیت کا کیمپ

رپورٹ : مولانا قاری محمد عثمان صاحب ، ناظم کل ہند مجلس تحفظ ختم نبوت

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کل کے زیر اہتمام عالم اسلام کی مشہور دینی درسگاہ دارالعلوم دیوبند کی زیر نگرانی بتاریخ ۱۳ تا ۲۲ جمادی الاول ۱۴۰۹ھ کے مطابق ۲۴ دسمبر ۱۹۸۸ء تا ۲ جنوری ۱۹۸۹ء رد قادیانیت پر تربیتی کورس منعقد ہوا اس کی رپورٹ ذیل میں پیش کی جا رہی ہے ۔ (ادارہ)

الحمد للہ وکفیٰ وسلام علیٰ عبادہ الذین اصطفیٰ ، اما بعد فقد قال اللہ تعالیٰ فی کتابہ العزیز یا ایھا الذین آمنو اتقوا اللہ وکونو مع الصادقین ۔

تمہید: سب سے پہلے ہمیں خداوند کریم کا شکر بجا لانا چاہئے کہ اس نے محض اپنے فضل وکرم سے اس جماعت حقہ کے ساتھ انتساب کی سعادت بخشی جس کے متعلق جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے "یحمل ھذا العلم من کل خلف عدولہ ینفون عنہ تحریف الغالین وانتحال المبطلین وتاویل الجاھلین ۔

(رواہ البیہقی فی کتاب المدخل مرسلاً) اس علم دین کو بعد میں آنے والے حضرات میں سے ایسے عادل وثقہ لوگ حاصل کریں گے جو ان میں غلو پسندوں کی تحریفات، باطل پرستوں کے دعاوی باطلہ اور بے علموں کی تاویلات زائفہ کی تردید کرتے رہیں گے اور جو فرقہ ناجیہ "ما انا علیہ واصحابی" کا صحیح مصداق ہے جس کو دنیا علماء دیوبند اور جماعت دیوبند کے نام سے جانتی پہچانتی ہے، جس کی وجہ یہ ہے کہ سوا سو سال قبل ۱۵ محرم ۱۲۸۳ھ مطابق ۳۰ مئی ۱۸۶۶ء کو قصبہ دیوبند کی چھوٹی سی مسجد چھتہ میں انار کے درخت کے نیچے اپنے وقت کے اکابر اہل اللہ نے ایک مدرسہ کی بنیاد رکھی جو بعد میں دارالعلوم کے نام سے مشہور ہوا اس دارالعلوم کے فضلاء نے مسلک سلف صالحین اہل سنت والجماعت کی ترویج واشاعت میں اپنی مادی وروحانی ہر قسم کی توانائیاں صرف کردیں، نیز ان کے نقش قدم پر خود چلے اور دوسروں کو چلانے کے لئے اپنا راحت وآرام سب کچھ قربان کردیا ان کی یہ محنتیں اور قربانیاں فتنوں کے تباہ کن سیلاب کے لئے سد سکندری بن گئیں آخر عرف عام میں اہل حق اور جماعت حقہ کی علامت پہچان "جماعت دیوبند" سے انتساب ہی بن گئیں ۔ اور جماعت حقہ اور طائفہ منصورہ کو "دیوبندی" کہا جانے لگا ۔

ہندوستان میں قادیانی سرگرمیاں

یہ نہ سمجھا جائے کہ ہندوستان میں قادیانی خاموش بیٹھ گئے ہیں، ہرگز نہیں، بلکہ خفیہ خفیہ وہ اپنی جڑوں کو مضبوط کر رہے ہیں اسی سال ۲۳ مارچ ۱۹۸۹ء کو قادیان میں صد سالہ جشن منانے کا اہتمام کر رہے ہیں، جس کی تیاریوں کا آغاز دو تین سال سے کر رہے تھے وہ اس صدی کو غلبۂ قادیانیت ، کی صدی قرار دے رہے ہیں اور کوشش کر رہے ہیں کہ زیادہ سے زیادہ مسلمان ان کے دام تزویر میں پھنس کر قادیانی مرتد بن جائیں ۔ العیاذ باللہ ۔ اسی سلسلہ میں اس جماعت کے سربراہ نے ناواقف عوام کو دھوکہ دینے کے لئے اپنا پرانا ہتھیار استعمال کیا ہے کہ اہل حق کو جو ان کے مکفر اور مکذب ہیں ، مباہلہ کا چیلنج ۱۰ جون ۱۹۸۸ء کو دیا ہے اور دعویٰ کیا ہے کہ چیلنج قبول کرنے کے بعد جو کاذب ہوگا وہ ایک سال کے اندر اندر خدا کی گرفت میں آجائے گا ہند و پاک کے علماء حق نے اس کا چیلنج قبول کرلیا ہے مگر بار بار کہنے کے باوجود میدان میں آنے کے لئے تیار نہیں ، بلکہ کہتا ہے کہ ہر ایک کا گھر بیٹھے لعنت کرلینا کافی ہے ۔

معتبر ذرائع سے اطلاعات مل رہی ہیں کہ جگہ جگہ قادیانی انتہائی رازداری کے ساتھ اپنا مشن آگے بڑھانے کی کوشش کر رہے ہیں اور عیسائی مشنریوں کی طرح زن، زر کے ہتھکنڈوں سے اپنے باطل مذہب کی ترویج میں مصروف ہیں نہ صرف جہلاء بلکہ جدید تعلیم یافتہ طبقہ میں بھی ان کی ارتدادی مساعی جاری ہیں ۔

بظاہر اس سرگرمی کی وجہ یہ ہے کہ انہوں نے یہ محسوس کیا کہ عوام تو عوام علماء تک کا طبقہ قادیانی افکار و نظریات اور ان کے لٹریچر کے اغلوطات سے ناواقف ہے کیونکہ نصف صدی قبل اس کی سرکوبی کے بعد علماء کا موضوع بحث اب قادیانیت نہیں رہی۔

تحفظ ختم نبوت کانفرنس اور

اور کل ہند مجلس تحفظ ختم نبوت کا قیام

خداوند کریم کا بے حد فضل و احسان ہے کہ دارالعلوم کے ارباب حل و عقد نے اس ارتدادی فتنہ کو بروقت بھانپ لیا۔ اور حضرت مولانا سید اسعد مدنی دامت برکاتہم صدر جمعیۃ علماء ہند و رکن مجلس شوریٰ دارالعلوم دیوبند کی تحریک و تجویز پر تحفظ ختم نبوت کے موضوع پر تین سال قبل ۲۹ تا ۳۱ اکتوبر ۱۹۸۶ء کو وسیع پیمانے پر ایک سہ روزہ عالمی کانفرنس کرکے فرزندان دارالعلوم اور دوسرے علماء کو اس موضوع پر غور و فکر کرنے کی دعوت دی۔ اس کانفرنس سے مفید اثرات مرتب ہوئے۔ ارباب مدارس اور علماء و دانشوروں کو از سر نو اس فتنہ کی سرکوبی کی ضرورت محسوس ہوئی۔ اس موقع پر رد قادیانیت کی دس منتخب کتابوں کا سیٹ شائع کیا گیا اور جملہ مندوبین کو ہدیۃً پیش کیا گیا کیونکہ اس وقت اس موضوع کی کتابیں بازار میں دستیاب نہیں تھیں۔ اسی کے ساتھ اس تاریخی اجلاس میں کل ہند مجلس تحفظ ختم نبوت کی تاسیس کا بھی اعلان کیا گیا جس کے صدر حضرت مولانا مرغوب الرحمٰن صاحب دامت برکاتہم اور ناظم عمومی حضرت مولانا سعید احمد صاحب پالنپوری مدظلہ، منتخب ہوئے اور ناظم حقیر کو منتخب کیا گیا چند روز بعد دارالعلوم کی عمارت میں اس کا باقاعدہ مرکزی دفتر بھی کھل گیا۔ بذریعہ خط و کتابت مختلف علاقوں سے روابط قائم ہوئے اس دفتر میں رد قادیانیت کی مشق بہم پہنچانے کے لئے دو سال سے ایک ایک طالب علم کو رکھا جاتا ہے۔

تربیتی کیمپ کیوں ؟

جب قادیانیت کے اثرات دیہات قصبات اور شہروں میں محسوس ہونے لگے اور مسلسل ان کی اطلاعات ملتی رہیں ان کا تقاضا تھا کہ ہمارے ارباب مدارس علماء اور اساتذہ ابھی سے پیش بندی کا معقول انتظام کریں لیکن اس موضوع سے چونکہ علماء کا اشتغال نہ ہونے کے برابر ہو گیا تھا اور مدارس میں اس موضوع پر کتابیں بھی عموماً موجود نہیں بالخصوص مرزا قادیانی علیہ ما علیہ اور اس کے حواریوں کی کتابوں کا پورا سیٹ تو شاید کسی مدرسہ میں ہو لیکن دارالعلوم کے کتب خانہ میں الحمدللہ تقریباً سارا لٹریچر موجود ہے ایسی صورت حال میں مدارس کے اساتذہ و طلبہ کیسے تیاری کریں اور جب تک رجال کار نہ ہوں تو اس عظیم فتنہ کا مقابلہ کیسے کیا جائے دینی حمیت اور اسلامی جذبہ کے تحت سب ہی حضرات کو اس کی فکر تھی۔ مگر حضرت مولانا سید اسعد صاحب مدنی دامت برکاتہم کے قلب و دماغ پر ہر وقت اس کی فکر سوار تھی اور جب حضرت مہتمم صاحب سے ملاقات ہوتی تو کیمپ کی تجویز فرماتے اور حضرت مولانا سید محمد اسماعیل صاحب مدظلہ، سے وقت لینے کے لئے فرماتے۔ تاکہ ان کے تجربات سے طلبۂ دارالعلوم اور اساتذہ مدارس مستفید ہو سکیں موصوف سب سے پہلے فاضل دیوبند ہیں جنھوں نے صوبہ اڑیسہ میں سب سے پہلے سونگڑہ نامی بستی میں مرکز علمی کی بنیاد رکھی۔ جس کی ۷۰، ۸۰ کے قریب شاخیں ہیں نیز ۷۰ کے قریب مناظرے کئے ہیں حضرت مہتمم صاحب مدظلہ، کی جانب سے موصوف کے نام دعوت نامہ ارسال کیا گیا تو آپ نے جنوری کا دوسرا ہفتہ مقرر فرمایا، مگر موصوف جب حضرت مولانا سید اسعد مدنی دامت برکاتہم کی عیادت کے لئے دہلی تشریف لائے تو موصوف کو حضرت مولانا مدظلہ، نے جلد وقت دینے کے لئے فرمایا، اس لئے خط آیا کہ ۲۴ دسمبر ۱۹۸۸ء سے دس روز کا پروگرام بنا لیا جائے، چنانچہ اس کے مطابق حضرت مہتمم صاحب کی جانب سے مغربی اضلاع کے اہم مدارس کے مہتمم حضرات کو دعوت نامے ارسال کئے گئے۔ اس کے جواب میں ان

بواسیر خونی وبادی کیلئے سو فیصد کامیاب دواء

بغیر آپریشن کے مریضوں کا علاج کیا جاتا ہے۔

مستورات اور بیرونی مریضوں کو ہسپتال میں آنے کی ضرورت نہیں ڈاک کے ذریعے دوا منگوا سکتے ہیں۔

احمدانی ہسپتال نیو ٹاؤن میرپور خاص سندھ، فون : ۳۴۷

حضرات نے جو جوابات دیئے ہیں ان سے ایسا محسوس محسوس ہوتا ہے کہ وہ اس کیمپ کی اطلاع کے منتظر تھے اور ان حضرات نے اپنے خطوط میں اس اقدام کو بہت سراہا ہے جو ہمارے دفتر میں محفوظ ہیں۔

کیمپ کا نظام

چنانچہ پروگرام کے مطابق ۱۲ جمادی الاول کی شام سے مہمانخانہ میں شرکاء کیمپ کی آمد شروع ہوگئی، جہاں ان کے قیام و طعام کا انتظام کیا گیا تھا حضرت مولانا سید محمد اسماعیل صاحب بھی پروگرام کے مطابق تشریف لے آئے۔ اور اس کیمپ میں وہ طلبہ بھی منجانب دارالعلوم شریک کئے گئے جو دارالافتاء، تدریب فی الافتاء، تکمیل ادب، تخصص فی الادب، تکمیل تفسیر، شیخ الہند اکیڈمی، مجلس تحفظ ختم نبوت میں داخل ہیں ان کے اسباق موقوف کردیئے گئے تھے۔ نیز دارالعلوم کے اساتذہ میں سے مولانا عبدالرحیم صاحب بستوی، مولانا نسیم احمد صاحب بارہ بنکوی، مولانا عبدالخالق سنبھلی اور مولانا جمال احمد صاحب نے باقاعدہ رخصت لیکر شرکت فرمائی۔

۱۳ جمادی الاول کی صبح سے مولانا محمد اسماعیل صاحب کٹکی نے اپنے افادات کا سلسلہ شروع فرما دیا تھا جب کہ شب میں دارالحدیث تحتانی میں حضرت مولانا مرغوب الرحمٰن صاحب مہتمم دامت برکاتہم کی صدارت میں کیمپ کا افتتاحی اجلاس ہوا۔ جس میں حضرت صدر محترم کے علاوہ حضرت مولانا سعید احمد صاحب پالن پوری مدظلہ، اور حضرت مولانا سید محمد اسماعیل صاحب نے تقریریں فرمائیں۔

کیمپ کا پروگرام اس طرح ترتیب دیا گیا تھا کہ جس سے شرکاء کیمپ کا کوئی لمحہ ضائع نہ ہوسکے اور زیادہ سے زیادہ استفادہ کے ساتھ واپس جائیں اور الحمدللہ شرکاء نے وقت کو کارآمد بنایا اور کوئی وقت ضائع نہ ہونے دیا۔

صبح ۸ بجے سے تقریباً ۱۲ بجے تک روزانہ دارالعلوم کی فوقانی مسجد میں سب سے پہلے کسی استاد گرامی کی تقریر ہوتی اس کے بعد جناب مولانا سید محمد اسماعیل صاحب اپنے مخصوص انداز میں مستفید فرماتے۔

اور ظہر کے بعد دارالعلوم کے کتب خانہ میں خصوصی انتظام کے تحت قادیانیت اور اس کی تردید کی کتابوں کا مطالعہ کرتے تھے اور نماز مغرب کے بعد مختلف جماعتوں کے طلباء کو مربی خصوصی جناب مولانا محمد اسماعیل صاحب مہمانخانہ میں مستفید فرماتے۔

اس کے علاوہ بھی شرکاء کیمپ وقتاً فوقتاً موصوف سے مستفید ہوتے رہتے اور اس موضوع سے متعلق علمی اشکالات حل کرتے رہتے موصوف سے شرکاء کیمپ نے عموماً اور اساتذہ مدارس نے خصوصاً اس قدر استفادہ کیا ہے، اس کا اندازہ ان کے ان مختصر اظہار خیال سے کیا جا سکتا ہے جس کا پروگرام تین چار گھنٹے چلتا رہا۔

کیمپ کے مندوبین

مدارس سے جو حضرات اس کیمپ میں شریک ہوئے وہ حسب ذیل ہیں:

(۱) مولانا افضال الرحمٰن صاحب استاذ اشرف المدارس ہردوئی۔

(۲) مولانا محمد یوسف صاحب استاذ جامعہ اسلامیہ جامع مسجد امروہہ۔

(۳) مولانا محمد حنیف صاحب استاذ مدرسہ خادم العلوم باغوں والی مظفر نگر۔

(۴) مولانا مفتی محمود الحسن صاحب استاذ مدرسہ خادم الاسلام ہاپوڑ۔

(۵) مولانا محمد عثمان صاحب استاذ تعلیم القرآن جانسٹھ مظفر نگر۔

خوشخبری

درجہ سابعہ کے طلباء و اساتذہ کیلئے

الهدية النعمانية في حل التفسير البيضاوية بقلم جامع المعقول والمنقول مولانا منظور احمد نعمانی

(ظاہروالی) وفاق المدارس کے نصاب کے عین مطابق پورے پانچ رکوع، اعلیٰ کتابت، کاغذ اور رنگین جلد کے ساتھ چھپ کر بازار میں آچکی ہے، طلب فرمائیں اور مندرجہ ذیل پتہ پر رابطہ فرمائیں۔

جامعة العربية النورية

ظاہروالی۔ ڈاکخانہ جھیلن والی لیاقت پور رحیم یارخان

(۶) جناب مولانا مظفر حسین صاحب استاذ گلزار حسینیہ اجراڑہ۔

(۷) مولانا عبدالقدوس صاحب استاذ تعلیم القرآن جانسٹھ مظفر گڑھ۔

(۸) مولانا ریاست علی صاحب استاذ امداد الاسلام کمال پور، بلند شہر۔

(۹) مولانا شکیل احمد صاحب استاذ مدرسہ افرازالعلوم دیٹ غازی آباد۔

(۱۰) مولانا محمد اطہر صاحب استاذ مدرسہ جامعہ اسلامیہ ریڑھی تاجپورہ سہارن پور۔

(۱۱) مولانا حبیب اللہ صاحب استاذ مدرسہ منبع العلوم گلاوٹھی بلند شہر۔

(۱۲) مولانا محمد شمیم احمد صاحب استاذ کاشف العلوم چرتھاول، مظفر نگر۔

(۱۳) مولانا احمد حسین صاحب استاذ مدرسہ محمودیہ سروٹ مظفر نگر۔

(۱۴) مولانا بشیر احمد صاحب استاذ جامعہ قاسمیہ شاہی مسجد مرادآباد۔

(۱۵) مولانا محمد طاہر حسن صاحب استاذ دارالعلوم تاؤلی مظفر نگر۔

(۱۶) مولانا محمد یعقوب صاحب استاذ بدرالعلوم گڈھی دولت مظفر نگر۔

(۱۷) مولانا محمد احمد صاحب استاذ مدرسہ فیض ہدایت رحیمی رائے پور۔

(۱۸) مولانا سمیع اللہ صاحب استاذ جامع رحمانیہ رڑکی۔

(۱۹) مولانا مفتی عزیز الرحمٰن صاحب مدرسہ امدادیہ بمبئی۔

(پروگرام کی اطلاع پا کر خود تشریف لائے)

(۲۰) مولانا افتخار احمد صاحب استاذ تعلیم الدین براستہ مڑھی بہار۔

(موصوف حصول سند کے لئے تشریف لائے تھے، پروگرام کا علم ہوا، مزید قیام کرکے پابندی کے ساتھ شرکت کی)

(۲۱) پروفیسر سید علی شاہ معصدر سرینگر۔

باقی صفحہ (۲۶) پر

ھوالشافی ——— افتخار الاطباء

○ غربار کے لئے علاج مفت ○ طلباء وطالبات کو خاص رعایت ○ ایلوپیتھی ڈاکٹرز "انگریزی علاج" سے مایوس حضرات ایک بار ضرور مشورہ کے لئے تشریف لائیں۔ پہلے وقت طے کرلیں ○ عام طور پر حکماء امراض مخصوصہ کے لئے مشہور کردیئے گئے ہیں۔ الحمدللہ ہمارے ہاں ہر قسم کا علاج کیا جاتا ہے ○ دیسی جڑی بوٹیاں ہی ہمارے مزاج کے مطابق ہیں ○ بیرونی مریض جوابی لفافہ بھیج کر فارم تشخیص مرض مفت منگوا سکتے ہیں مریض کے بارے میں ہر بات صیغہ راز میں رہے گی ○ عنبر، زعفران، کستوری، سچے موتی اور دیگر نادر ادویات بارعایت دستیاب ہیں۔

طبی دنیا میں ایک جانا پہچانا نام

دواخانہ

ختم نبوۃ

سابقہ: چشتیہ دواخانہ، قائم شدہ ۱۹۳۵ء

الحاج قاری حکیم محمد یونس [ایم اے]

چشتی، نقشبندی، مجددی

رجسٹرڈ کلاس اے

اوقات مطب

موسم گرما، ۲ تا ۷ بجے نماز عصر تا نماز عشاء۔ موسم سرما، ۱۰ تا ۱ بجے نماز عصر تا نماز عشاء۔ جمعۃ المبارک ۱۰ تا ۱۲ بجے نماز عصر تا ۹ بجے رات

دواخانہ ختم نبوت، ۵۶/۱ سرکلر روڈ نزد بنی چوک راولپنڈی، فون ۵۵۱۲۷۵

اہم عہدوں پر متعین قادیانی افسران

مرزا محمود کے ’’الہامی فرمان‘‘

اکھنڈ بھارت ان کے ایمان کا جزو ہے۔

معاصر عزیز ہفت روزہ چٹان لاہور نے قادیانی افسران کی فہرست شائع کی ہے جسے ہم معاصر مذکور کے شکریہ کے ساتھ ذیل میں شائع کر رہے ہیں۔ اس سلسلہ میں ہم یہ بتادینا چاہتے ہیں کہ یہ افسران جو مرزا محمود کو ’’مصلح موعود‘‘ مانتے ہیں اور اس کی مکمل اطاعت ان کا ایمان ہے۔ اسی مرزا محمود نے یہ کہا تھا کہ اوّل تو پاکستان بنے گا نہیں اگر بن گیا تو ہم دوبارہ اکھنڈ بھارت بنانے کی کوشش کریں گے۔ اسی وجہ سے اکھنڈ بھارت کا عقیدہ ہر قادیانی کے ایمان کا جزو ہے۔ ہم ارباب حکومت سے مطالبہ کرتے ہیں کہ جب اکھنڈ بھارت کا عقیدہ ان کے ایمان کا جزو ہے تو ایسے پاکستان دشمن افراد کو اہم عہدوں پر متعین رکھنا کہاں کی دانش مندی ہے۔ انہیں فوراً برطرف کیا جائے۔

(ادارہ)

۱۔ بریگیڈیئر نذیر احمد ملک
۲۔ کرنل ڈی۔ ڈی احمد
۳ کرنل محمد عطاء اللہ
۴۔ کرنل احمد دین
۵۔ لیفٹیننٹ کرنل منظور احمد
۶۔ میجر مختار حسین ملک
۷۔ میجر حبیب اللہ
۸۔ میجر ظہور الحسن
۹۔ میجر ڈاکٹر سراج الحق
۱۰۔ میجر داؤد احمد مرزا
۱۱۔ میجر حبیب الحق ملک
۱۲۔ میجر نظام احمد
۱۳۔ [illegible]
۱۴۔ [illegible]
۱۵۔ میجر محمد رمضان

۱۹۔ میجر عطاء اللہ
۱۷۔ کیپٹن اقبال احمد شمیم
۱۸۔ کیپٹن اختر [illegible]
۱۹۔ کیپٹن [illegible]
۲۰۔ کیپٹن عزیز احمد چودھری
۲۱۔ کیپٹن سید افتخار حسین
۲۲۔ کیپٹن احمد خان ایاز
۲۱۔ کیپٹن اختر محمود
۲۴۔ کیپٹن آفتاب احمد
۲۵۔ کیپٹن احمد محی الدین۔
۲۶۔ کیپٹن احمد بیگ مرزا
۲۷۔ کیپٹن بشیر احمد
۲۸۔ کیپٹن بشیر احمد آف دلمیال
۲۹۔ کیپٹن میجر سلطان محمد خان ملک
۳۰۔ کیپٹن بشیر احمد بٹ

۳۱۔ کیپٹن بدر الدین
۳۲۔ کیپٹن بشیر احمد
۳۳۔ کیپٹن بشیر احمد چودھری
۳۴۔ کیپٹن بشیر احمد
۳۵۔ کیپٹن بشیر احمد شیخ آف بھیرہ
۳۶۔ کیپٹن حبیب احمد۔
۳۷۔ کیپٹن خورشید احمد
۳۸۔ کیپٹن حامد احمد کلیم
۳۹۔ کیپٹن شیر محمد خان
۴۰۔ کیپٹن شیر دل خان
۴۱۔ کیپٹن ظاہر الحق
۴۲۔ کیپٹن سید ضیاء الحسن
۴۳۔ کیپٹن غلام احمد چودھری
۴۴۔ کیپٹن عزیز اللہ چودھری
۴۵۔ کیپٹن عبدالحمید

۴۶۔ کیپٹن عبدالعلی ملک
۴۷۔ کیپٹن عطاء اللہ چودھری
۴۸۔ کیپٹن عمر حیات خان
۴۹۔ کیپٹن غلام محمد کھوکھر
۵۰۔ کیپٹن عبدالعزیز بشری
۵۱۔ کیپٹن ڈاکٹر قمر دین
۵۲۔ کیپٹن عطاء اللہ ظہور احمد
۵۳۔ کیپٹن عنایت اللہ
۵۴۔ کیپٹن گل اکبر شاہ
۵۵۔ کیپٹن الیف۔ یو۔ خان
۵۶۔ کیپٹن محمد یوسف
۵۷۔ کیپٹن محمد ظفر اللہ خان
۵۸۔ کیپٹن محمد طفیل
۵۹۔ کیپٹن محمد موسیٰ سدھا احمد
۶۰۔ کیپٹن ڈاکٹر محمد شریف
۶۱۔ کیپٹن محمد عبداللہ باجوہ
۶۲۔ کیپٹن محمد حیات قیصرانی
۶۳۔ کیپٹن چودھری منظور علی
۶۴۔ کیپٹن محمد طفیل چودھری
۶۵ کیپٹن ڈاکٹر محمد جی
۶۶۔ کیپٹن محمود احمد
۶۷۔ کیپٹن محمد صادق ملک
۶۸۔ کیپٹن محمد اسماعیل
۶۹۔ کیپٹن محمد عبداللہ سرور
۷۰۔ کیپٹن مرزا محمد شفیع
۷۱۔ کیپٹن محمود احمد
۷۲۔ کیپٹن محمد عبدالرحمٰن
۷۳۔ کیپٹن محمد شریف احمد
۷۴۔ کیپٹن خان منظور احمد
۷۵۔ کیپٹن محمد اسلم
۷۶۔ کیپٹن چودھری نصر اللہ خان
۷۷۔ کیپٹن نور الدین
۷۸۔ کیپٹن نعمت اللہ خان
۷۹۔ کیپٹن نظام الدین
۸۰۔ کیپٹن نذیر احمد
۸۱۔ کیپٹن شیخ نواب دین

۸۲۔ کیپٹن محمد اقبال
۸۳۔ کیپٹن محمد نذیر
۸۴۔ کیپٹن ڈاکٹر محمد شاہ
۸۵ کیپٹن منیر احمد خالد
۸۶۔ کیپٹن محمد علی ملک
۸۷۔ کیپٹن محمد محسن
۸۸۔ کیپٹن محمد غسان
۸۹۔ کیپٹن ایس ایم احمد
۹۰۔ کیپٹن ممتاز احمد سعید
۹۱۔ کیپٹن ممتاز احمد سعید
۹۲۔ کیپٹن محمد ابراہیم
۹۳۔ کیپٹن محمد امین درانی
۹۴۔ کیپٹن وقیش زمان
۹۵۔ کیپٹن وہاب الدین
۹۶۔ کیپٹن خورشید احمد چشتی
۹۷۔ لیفٹیننٹ اقبال احمد
۹۸۔ لیفٹیننٹ عبدالخیر باجوہ
۹۹۔ لیفٹیننٹ آفتاب احمد
۱۰۰۔ لیفٹیننٹ انوار احمد چوہدری
۱۰۱۔ لیفٹیننٹ اکرم اللہ
۱۰۲ لیفٹیننٹ بشیر احمد طالب پوری
۱۰۳ لیفٹیننٹ او۔بی۔آر چرڈ
۱۰۴ لیفٹیننٹ سید بشیر احمد
۱۰۵۔ لیفٹیننٹ حمید اللہ چوہدری
۱۰۶ لیفٹیننٹ رحمت اللہ باجوہ
۱۰۷ لیفٹیننٹ سید سعید حسن
۱۰۸ لیفٹیننٹ ستار بخش ملک
۱۰۹ لیفٹیننٹ مرزا شریف احمد
۱۱۰ لیفٹیننٹ سید احمد
۱۱۱ لیفٹیننٹ صاحب دین
۱۱۲۔ لیفٹیننٹ سمیع صادق
۱۱۳۔ لیفٹیننٹ ڈاکٹر ظفر اقبال
۱۱۴۔ لیفٹیننٹ عزیز احمد چوہدری
۱۱۵۔ لیفٹیننٹ عارف زمان
۱۱۶۔ لیفٹیننٹ عبدالمغنی
۱۱۷۔ لیفٹیننٹ عزیز الرحمان
۱۱۸ لیفٹیننٹ عبداللطیف مرزا
۱۱۹۔ لیفٹیننٹ ڈاکٹر عبدالرحیم
۱۲۰ سیکنڈ لیفٹیننٹ، خلیل الرحمان
۱۲۱ سیکنڈ لیفٹیننٹ طالب حسین
۱۲۲ سیکنڈ لیفٹیننٹ آغا عبد لطیف
۱۲۳ سیکنڈ لیفٹیننٹ فیروز خان
۱۲۴ سیکنڈ لیفٹیننٹ عبدالسلام
۱۲۵ فلائٹ لیفٹیننٹ بشیر احمد ملک
۱۲۶ فلائٹ لیفٹیننٹ عبدالمنان خان
۱۶۷۔ فلائٹ لیفٹیننٹ عبدالحی
۱۶۸ فلائٹ لیفٹیننٹ ایم ایم لطیف
۱۶۹ فلائٹ لیفٹیننٹ ایم۔ این اختر
۱۷۰ فلائٹ لیفٹیننٹ حمید اللہ بھٹی
۱۷۱ فلائنگ آفیسر انور احمد ملک
۱۷۲ فلائنگ آفیسر صلاح الدین فتح
۱۷۳ فلائنگ آفیسر محمد سعید
۱۷۴ فلائنگ آفیسر غلام علی
۱۷۵ فلائنگ آفیسر ظفر احمد چوہدری
(بھٹو دور میں چیف ائیر مارشل رہے)
۱۷۶۔ فلائنگ آفیسر ایم ایم احمد
۱۷۷ فلائنگ آفیسر منصور احمد
۱۷۸ پائلٹ آفیسر سید اللہ خان
۱۷۹ لیفٹیننٹ نواب
۱۸۰ کیپٹن محمود شفقت
۱۸۱ کیپٹن عصمت اللہ خان
۱۸۲ میجر ایم اے لطیف
۱۸۳ کیپٹن ضیاء الدین
۱۸۴ میجر محمد عبداللہ
۱۸۵ کیپٹن شاہ نواز
۱۸۶ لیفٹیننٹ غلام نادر
۱۸۷ کیپٹن ظفر علی
۱۸۸ کیپٹن محمد اقبال
۱۸۹ کیپٹن ایم شریف احمد
۱۹۰ لیفٹیننٹ عبدالسلام
۱۹۱ لیفٹیننٹ اکرام احمد
۱۹۲ کیپٹن اکبر علی خان
۱۹۳ کیپٹن عبدالرشید خان نوری
۱۹۴ کیپٹن عزیز اللہ خان
۱۹۵ کیپٹن میجر سرفراز خان

باقی صفحہ (۲۶) پر

پاکستان کے ممتاز سائنس دان ڈاکٹر عبدالقدیر خان کو

عالمی مجلس بلوچستان کے نائب امیر مولانا انوارالحق کا خراج تحسین

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی مرکزی شوریٰ کے رکن، مجلس عمل تحفظ ختم نبوت بلوچستان کے نائب امیر و مرکزی جامع مسجد کوئٹہ کے خطیب مولانا انوارالحق حقانی نے پاکستان میں زمین سے زمین پر اور زمین سے فضا میں دور رس مار کرنے والے میزائل کے تیار ہو جانے پر انتہائی مسرت کا اظہار کیا اور کہا کہ مسلمان سائنسدان ڈاکٹر عبدالقدیر خان نے اعلیٰ ٹیکنالوجی میں جدید ترین اعلیٰ سسٹم کا میزائل بنا کر پاکستانی قوم پر احسان کیا ہے انہوں نے کہا کہ موجودہ دور ایٹمی اور اسلحہ میں برتری کا دور ہے کوئی ملک اس وقت تک باعزت و باوقار نہیں کہلا سکتا جب تک کہ اسے اپنے حریف پر اسلحہ کی بالادستی حاصل نہ ہو قرآن حکیم نے امت مسلمہ کو سختی کے ساتھ تاکید ہے کہ وہ دشمن کے مقابلہ میں ہر قسم کے آلات ضرب و حرب سے لیس ہوں تاکہ اللہ کے دشمن کفار ان سے خائف ہوں۔ مولانا انوارالحق حقانی نے کہا کہ یہودی لابی نے ایک خاص منصوبے کے تحت ڈاکٹر عبدالسلام قادیانی کو سائنس کا نوبل انعام دیا تھا لیکن اس نے آج تک پاکستان کے لئے کوئی کارنامہ انجام نہیں دیا۔ بلکہ اسلامی سائنس فاؤنڈیشن کے سربراہ بننے کی آڑ میں کروڑوں ڈالر جمع کر چکا ہے اور اس میں من مانی کارروائی کر رہا ہے اور ساری اسلامی دنیا میں گھوم پھر کر قادیانیت کے لئے نرم گوشہ پیدا کر رہا ہے انہوں نے حکومت پاکستان سے مطالبہ کیا کہ بین الاقوامی اسلامی سائنس فاؤنڈیشن کی سربراہی سے ڈاکٹر سلام قادیانی کو برطرف کیا جائے اور ڈاکٹر عبدالقدیر خان کے خدمات کو سراہتے ہوئے انہیں اسلامی سائنس فاؤنڈیشن کا سربراہ مقرر کرایا جائے اس طرح ایک توان کی حوصلہ افزائی ہوگی اور دوسری طرف کافی وسائل مہیا ہونے سے سائنسی میدان میں تیزی سے پیش رفت کر سکیں گے۔ مولانا انوارالحق حقانی نے مسلح افواج کو بھی خراج تحسین پیش کیا جنہوں نے نو سال تک افغان جہاد کی مکمل پشت پناہی کی۔

حکومت امریکہ کو مجبور کرے کہ وہ شیطانی کتاب پر پابندی لگائے

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی مبلغ مولانا قاضی اللہ یار ملتانی حافظ محمد ثاقب حلقہ اسلام پورہ کے امیر قاری دوست محمد خلیل، جامع مسجد رحمانیہ شیخ کالونی کے خطیب قاری محمد تواب اور بزم افکار گوجرانوالہ کے صدر طالب اعوان اور جنرل سیکرٹری حافظ احسان الاحد نے مطالبہ کیا ہے کہ شیطانی آیات نامی کتاب کی تمام کاپیاں ضبط کرکے جلادی جائیں اور مصنف کو کیفر کردار تک پہنچانے کے لئے کمانڈوز کی خدمات حاصل کی جائیں۔ اور حکومت امریکہ کو مجبور کیا جائے کہ وہ کتاب کی اشاعت پر پابندی لگائے کیونکہ حضرت عیسیٰ پر بننے والی فلم کی ریلیز پر اگر پابندی لگائی جاسکتی ہے تو پھر اس کتاب کی اشاعت پر قدغن کیوں نہیں لگائی جاسکتی۔

قادیانی طالب علم کا داخلہ فارم میں فراڈ

چیچہ وطنی (نامہ نگار) گورنمنٹ ڈگری کالج چیچہ وطنی میں فرسٹ ایئر کے ایک قادیانی طالب علم شمائل وسیم نے خود کو داخلہ فارم میں مسلمان درج کیا اس بات کا علم جب کالج کی ختم نبوت یوتھ کو ہوا تو انہوں نے محمد اشرف پرنسپل کالج سے رابطہ کیا پہلے تو وہ مرزائی طالب علم کی حمایت کرنے لگے لیکن جب انہوں نے دیکھا کہ حالات نازک ہو رہے ہیں تو انہوں نے مذکورہ قادیانی طالب علم کو بلوا کر کہا کہ میں تو نہیں چاہتا تھا لیکن مجبوری کی حالت ہے جس پر قادیانی طالب علم نے دو روز کی مہلت مانگی اور اس کے بعد قادیانی طالب علم نے خود کو داخلہ فارم میں قادیانی لکھوایا۔

لالہ موسیٰ میں قادیانیوں کا منشیات کا کاروبار

غازی علم الدین شہید فورس لالہ موسیٰ کا ہنگامی اجلاس سن رائز اسکول میں غلام حسین بٹ صاحب اور فضل حسین بٹ صاحب کی زیر صدارت ہوا جس میں علم الدین شہید فورس کے سرپرست نے لالہ موسیٰ میں مشہور قادیانی منشیات فروش کے خلاف احتجاج کیا جو کہ سرعام دوسرے قادیانیوں کی سپورٹ سے منشیات مثلاً چرس فروخت کرتا ہے فورس کے سرپرست الحافظ محمد افضل قادری نے ایک بیان میں کہا ہے کہ مسلمان نوجوان قادیانیوں کی اس حرکت قبیح سے کسی وقت بھی مشتعل ہو سکتے ہیں۔

انتخاب ختم نبوت یوتھ فورس صوبہ سندھ

صدر۔ محمد یعقوب انور کھوسہ۔
جنرل سیکرٹری۔ نیاز احمد بنگلانی۔
نائب صدر اول۔ ذوالفقار علی ایم جتوئی۔
نائب صدر دوم۔ سید حفیظ اللہ شاہ۔
ڈپٹی سیکرٹری۔ عطاء المحسن بلو۔
سیکرٹری اطلاعات۔ حبیب اللہ صاحب،
نیاز احمد لاشاری صاحب۔

قادیانی چیف سیکرٹری کو برطرف کیا جائے۔

سندھ کی مختلف تنظیموں اور عالمی مجلس کی شاخوں کا مطالبہ

سیرت کمیٹی ماتلی کے زیر اہتمام (دو روزہ) سیرت النبیؐ کانفرنس منعقد ہوئی۔ کانفرنس سے ممتاز عالم دین حضرت مولانا عبدالغفور صاحب حقانی شجاع آباد اور وادی مہران کے فاضل نوجوان شیریں بیان حضرت مولانا عبدالحمید صاحب ٹنڈو بلوچ نے خطاب فرمایا۔ مولانا عبدالحمید ٹنڈو نے فرمایا کہ میں حکومت پاکستان سے پرزور مطالبہ کرتا ہوں کہ سلمان رشدی شیطان کی کتاب (شیطانی آیات) پر مکمل پابندی عائد کرائے۔ مولانا نے حکومت سندھ کو متنبہ کرتے ہوئے کہا کہ سندھ کے چیف سیکرٹری کنور ادریس جس کو میں "کنور واس" کہتا ہوں کو فی الفور معطل کرے اور مسلمانوں کے جذبات کی قدر کرے ورنہ ہم اس ملعون زندیق قادیانی کا اس کلیدی عہدے پر تقرر برداشت نہ کریں گے۔

چیف سیکرٹری کی

برطرفی کا مطالبہ

دفتر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ٹنڈو غلام علی میں ایک ہنگامی اجلاس منعقد کیا گیا جس میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے کارکنوں کے علاوہ دوسری دینی تنظیموں سے وابستہ کارکنوں نے شرکت کی۔ اجلاس میں متفقہ طور پر حکومت پاکستان سے مطالبہ کیا گیا کہ صوبہ سندھ کے چیف سیکرٹری کنور ادریس قادیانی کو معطل کرکے وہاں باغیرت مسلمان کا تقرر کیا جائے۔

کنور ادریس کو برطرف کیا جائے

جھکر (نمائندہ ختم نبوت) جھکر کوٹلہ جام کے قاضی خاندان کے چشم و چراغ قاضی نعیم اختر نے کنور ادریس کے سندھ کے چیف سیکرٹری کے تقرر پر وفاقی حکومت سے سخت احتجاج کیا ہے آپ نے فرمایا کہ قادیانی اسلام اور ملک دونوں کے دشمن ہیں۔ قادیانی سربراہ آنجہانی مرزا محمود اکھنڈ بھارت کا الہام سن چکا ہے مرزا طاہر بھگوڑا پاکستان کو ٹکڑے ٹکڑے کرنے کی دھمکی دے چکا ہے سندھ میں علیحدگی پسند پہلے ہی سرگرم عمل ہیں ان حالات میں کنور ادریس قادیانی کا چیف سیکرٹری کی پوسٹ پر تعینات کرنا ملک کے خلاف خطرناک سازش ہے قاضی صاحب نے حکمرانوں کو متنبہ کیا کہ اگر یہ ملک نہ رہا تو تمہاری حکومتیں نہیں رہیں گی حکمرانوں کو شعور ہونا چاہئے کہ وہ ملک و قوم کے دشمن کو پہچان کریں کنور ادریس سے زیادہ قابل ملک میں مسلمان موجود ہیں جو ملک کے وفادار بھی ہیں اور مستحکم بھی دیکھنا چاہتے ہیں لہذا میں مطالبہ کرتا ہوں کہ کنور ادریس سمیت تمام قادیانیوں کو کلیدی آسامیوں سے ہٹا کر ملک کی سالمیت محفوظ کی جائے۔

شیطان رشدی کے سلسلہ

میں جھکر میں احتجاج

جھکر۔ سانحہ اسلام آباد کی خبر جیسے ہی ریڈیو ٹیلیویژن پر نشر ہوئی تو جھکر کا ہر آدمی اپنی جگہ مبہوت ہو کر رہ گیا۔ شہداء اسلام آباد کے غم میں جھکر میں ایک اضطراب پھیل گیا۔ اگلے دن مجلس تحفظ ختم نبوت، انجمن سپاہ صحابہ، جمعیت علماء اسلام، جمعیت علماء پاکستان انجمن تاجران کا ایک ہنگامی اجلاس مدرسہ عربیہ دارالہدیٰ عمر فاروق روڈ جھکر میں منعقد ہوا۔ اجلاس کی صدارت شیخ الحدیث مولانا محمد شریف نے کی۔ جس میں کتاب "آیات شیطانی" اور اسلام آباد میں پرامن جلوس پر اندھا دھند فائرنگ کے خلاف غم و غصہ کا اظہار کرنے کے لئے جھکر میں منظم ہڑتال کا فیصلہ کیا گیا۔ تیسرے دن جھکر شہر میں تاریخی ہڑتال ہوئی یہ ہڑتال حب رسولؐ کا جذبہ لئے ہوئے تھی۔ جمعہ کو پورے ضلع میں دیوبندی بریلوی، اہلحدیث خطباءؒ نے سلمان رشدی کے خلاف قراردادیں پاس کیں اور سانحہ اسلام آباد کے سلسلہ میں اس واقعہ کے ذمہ داروں کو قرار واقعی سزا دینے کا مطالبہ کیا۔ اور شہداء اسلام آباد کے لئے دعائے مغفرت کی گئی۔

ختم نبوت یوتھ فورس

کا انتخاب

باہو کھوسہ (نمائندہ ختم نبوت) ختم نبوت باہو کھوسہ کا انتخابی اجلاس سندھ کی عظیم دینی درسگاہ مدرسہ عربیہ انوار العلوم باہو کھوسہ میں منعقد ہوا جس کی صدارت مولانا محمد رحیم صاحب نے کی جبکہ مہمان خاص مولانا خلیل الرحمن ختم نبوت سندھ کے علاوہ اعزازی مہمان محترم حافظ [illegible] بنگلانی صدر ختم نبوت یوتھ فورس سکھر ڈویژن تھے۔ اجلاس میں انتخاب عمل میں آیا امیر عبدالرحیم صاحب بروہی، نائب امیر حاجی ثناء اللہ ناظم قاری سعید احمد جنگلانی ناظم حافظ عرض محمد بلوچ اطلاعات نشریات محمد عبدالقادر بھٹہ منتخب ہوئے۔

●●

کوئٹہ، بلوچستان، مکران، اور پنجگور میں زبردست مظاہرہ

اسلام آباد کے واقع پر احتجاج، نماز جمعہ کے اجتماع میں قرار دادیں

مکران اور پنجگور میں زبردست مظاہرہ مرکزی جامع مسجد چتکان پنجگور سے ایک احتجاجی جلوس جمعہ نماز کے بعد ہزاروں مسلمانوں پر مشتمل ٹھاٹھیں مارتا ہوا زیر قیادت حضرت مولانا رحمت اللہ صاحب مدظلہ امیر تحفظ ختم نبوت بعنوان ڈویژن رواں دواں ہوا۔ ہزاروں کی تعداد جلوس کے شرکا کے ہاتھوں میں پرچم بینرز تھے اور بینرز میں ذیل نعرے درج تھے۔ ہم ناموس مصطفےٰ پر کٹ مریں گے، تحفظ ختم نبوت زندہ باد، احتجاج۔ احتجاج۔ احتجاج، سلمان رشدی کو پھانسی دو۔ امریکی صیہونی سازش مردہ باد (6) شہدائے اسلام آباد کو سلام وزیر داخلہ کو برطرف کرو۔ یہ ٹھاٹھیں مارتا ہوا جلوس ختم نبوت زندہ باد تحفظ ناموس رسالت زندہ باد کا نعرہ بلند کرتے ہوئے تھانہ روڈ سے ہوتا ہوا اقبال حسن دوست مارکیٹ میں جلسے میں تبدیل ہوگیا جلسے کی صدارت قائد جلوس نے کی۔ مہمان خصوصی مولانا عبدالرزاق امیر جمعیۃ علماء اسلام پنجگور اور نعت بعنوان تحفظ ختم نبوت، حافظ عبدالغفور صاحب کنوینئر تحفظ ختم نبوت پنجگور نے پیش کی۔ سٹیج سیکرٹری کے فرائض مولانا فضل الرحمٰن فاروقی نے انجام دیئے اسی طرح کا احتجاج جلوس مکران میں بھی نکالا گیا جس سے خطیب مکران مولانا محمد محمد الیاس، مولانا عبدالصمد جمالزئی نے خطاب کیا

(ڈیرہ مراد جمالی بلوچستان)

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ڈیرہ مراد جمالی کا اجلاس مدرسہ تاج العلوم میں منعقد ہوا۔ جس کی صدارت ضلع تمبو مجلس تحفظ ختم نبوت کے امیر مولانا حضور بخش نے کی۔ نائب امیر غلام قادر کھوکھر ناظم اعلیٰ حکیم علی محمد ابڑو ناظم گل محمد مینگل اور ناظم نشر و اشاعت گل حسن گجر ناظم مالیات شیخ محمد عبداللہ اور تمام کارکنوں نے شرکت کی اجلاس میں سفاک درندہ صفت شیطان رشدی کی مذموم حرکت انگریزوں کی سازش پر کڑی نکتہ چینی کرتے ہوئے سانحہ اسلام آباد پر گہرے دکھ اور افسوس کا اظہار کیا گیا اور اس واقعہ میں شہید ہونے والوں کے لئے دعائے مغفرت کرتے ہوئے انتظامیہ کی شدید مذمت کی مجرموں کو قرار واقعی سزا دینے کا مطالبہ کیا گیا۔

عالمی مجلس ضلع جیکب آباد کا اجلاس

باہو کھوسہ (پ ر) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ضلع جیکب آباد کا ایک اجلاس مدرسہ عربیہ انوار العلوم باہو کھوسہ تحصیل ٹھل کی سالانہ دستار فضیلت کانفرنس کے موقعہ پر زیر صدارت مولانا خلیل الرحمٰن اندھڑ منعقد ہوا۔ مہمان خاص ختم نبوت یوتھ فورس سندھ کے صدر محمد یعقوب انڑ کھوسہ تھے مولانا خلیل الرحمٰن نے ضلع جیکب آباد میں کام کو مزید تیز کرنے کیلئے ایک عبوری باڈی تشکیل دی۔ جس میں مدرسہ تعلیم القرآن کشمور شہر کے نائب مہتمم مولانا محمد علی فاروقی کو ضلعی آرگنائزر مقرر کیا اور مزید چناؤ ضلعی آرگنائزر مولانا محمد علی فاروقی کے صوابدید پر ہوئے۔ ضلعی آرگنائزر نے ضلعی معاونین کا انتخاب کیا۔ جس میں مندرجہ ذیل عہدیدار معاون ہوں گے۔ گڑھی اقبال سے مدنی مسجد کے خطیب قاری محمد علی مدنی صاحب اوگاہی غوث پور سے مولانا عبدالحکیم صاحب کندھ کوٹ سٹی سے جامع مسجد جامعہ دارالفیوض کے پیش امام حافظ محمد شفیع صاحب کھوسہ۔ جو ستگل تحصیل ٹھل سے مولوی عبدالوہاب صاحب چنہ جیکب آباد شہر سے مدرسہ سراج العلوم کے مدرس حافظ عبدالشکور صاحب بنگلانی۔ گڑھی خیرو سے مولانا داد صاحب بروہی چنے گئے۔ ضلعی آرگنائزر نے تمام برانچوں کو ہدایت کی ہے کہ وہ ختم نبوت کے کام کو تیز تر کرکے زندہ دلی کا ثبوت دیں تاکہ دشمنان ختم نبوت پوری دنیا میں سر اٹھانے کے قابل نہ رہیں۔

بقیہ آپ کے مسائل

داڑھی منڈوانا گناہ کبیرہ ہے۔ داڑھی رکھ لی جس کی وجہ سے مجھے اکثر تنقید کا سامنا کرتا ہے خاص کر خواتین سے، پچھلے دنوں میں نے اخبار میں پڑھا تھا جس کا جواب آپ نے ہی لکھا تھا کہ اس طرح داڑھی کو برا کہنے سے نکاح ٹوٹ جاتا ہے۔ اب مجھے ذرا تفصیل سے بتائیں کہ نکاح کس طرح ٹوٹتا ہے۔ کہیں وہ دائرہ اسلام سے خارج (مرتد) تو نہیں ہو جاتا ہے۔ اور کچھ لوگ تو کہتے ہیں کہ داڑھی منڈوانا کوئی گناہ نہیں۔ کیا یہ درست ہے۔

جواب: داڑھی رکھنا اسلام کا شعار اور آنحضرتؐ کی سنت ہے۔ اور اسلام کے کسی شعار کا یا رسول اللہؐ کی کسی سنت کا مذاق اڑانا کفر ہے۔ اس لئے داڑھی کا مذاق اڑانے سے آدمی ایمان سے خارج ہو جاتا ہے۔ اس پر لازم ہے کہ اس گناہ سے توبہ کرے۔ ایمان کی تجدید کرے۔ اور نکاح بھی دوبارہ کرے۔ واللہ اعلم

◀◀

یہ نظم دارالعلوم میں منعقدہ کیمپ میں پڑھی گئی

قدم قدم پر جہاں میں رسوا غلام احمد ہے قادیانی

جناب شفیق احمد بستوی متعلم دارالعلوم دیوبند

سکون حاصل تھا ایک حد تک، ظہور مرزائیت سے پہلے
کہاں تھی مشکل رہِ ہدایت ظہور مرزائیت سے پہلے
وطن میں ایسی نہ تھی ضلالت ظہور مرزائیت سے پہلے
طرب فضا تھی ہر ایک منزل ظہور مرزائیت سے پہلے

مسیح کذاب، فتنہ پرور، غلام احمد ہے قادیانی
قدم قدم پر جہاں میں رسوا، غلام احمد ہے قادیانی

کبھی مجدد، کبھی محدث، کبھی ہے مہدی، کبھی ہے ملہم
کبھی کلیم خدا بنا ہے، کبھی ہے عیسیٰ، کبھی ہے مریم
کبھی وہ ہمسر ہے مصطفیٰ ؐ کا، کبھی ہے فخرِ بنی آدم
بلند ہو کر پیمبری سے کبھی بنا وہ خدائے عالم

ہزار بدلے ہیں رنگ اس نے گرا جہنم میں ناگہانی
قدم قدم پر جہاں میں رسوا، غلام احمد ہے قادیانی

دکھائی جالندھری[1] نے اس کو ہمیشہ راہِ ہدیٰ بھی لیکن
جناب امرتسری[2] نے پیہم سنایا پیغام حق بھی لیکن
کتاب و سنت کو پیش کر کے مثالِ شمس الضحیٰ بھی لیکن
خدا کی لعنت پڑی ہے اس پر جہاں میں رسوا ہوا بھی لیکن

وہ گمرہی سے نہ باز آیا، غضب پڑا اس پہ آسمانی
قدم قدم پر جہاں میں رسوا، غلام احمد ہے قادیانی

الٹ دیا حضرت بخاریؒ[3] نے قادیانی کی انجمن کو
کیا ہے اقبالؒ نے بھی قرباں رہِ محمدؐ میں فکر و فن کو
کیا ہے مفتی شفیع صاحب نے چاک مرزا کے پیرہن کو
جلا دیا ہے جناب یوسفؒ[4] نے خود پسندی کے اہرمن کو

ہمیشہ زیغ و ضلال ہی میں گنوائی ظالم نے زندگانی
قدم قدم پر جہاں میں رسوا، غلام احمد ہے قادیانی

خلاف قرآں، خلاف سنت ہے، دینِ مرزا کھلی بغاوت
یہ ایسا فتنہ ہے جس کا ثمرہ نہیں ہے کچھ بھی بجز حماقت
حسینؒ[5] انورؒ[6] نے بڑھ کے آگے مٹا کے رکھ دی تھی یہ ضلالت
بلند آواز میں کہا تھا نبیؐ ہی پر ختم ہے نبوت

یہ دینِ مرزا ہے درحقیقت لعین شیطاں کی ترجمانی
قدم پر قدم پر جہاں میں رسوا، غلام احمد ہے قادیانی

ہے شانِ دارالعلوم یہ کہ اٹھا ہے حق کا علم یہیں سے
ہوئے ہیں سیراب جامِ حق سے، عرب ہوں یا ہوں عجم یہیں سے
کریں جو باطل کو پارہ پارہ ملے ہیں سیف و قلم یہیں سے
تمام بیجا پرستشوں کا شفیقؔ ٹوٹا بھرم یہیں سے

ملی ہے دارالعلوم ہی سے ہمیں شریعت کی پاسبانی
قدم قدم پر جہاں میں رسوا، غلام احمد ہے قادیانی

[1] مولانا محمد علی صاحبؒ جالندھری [2] مولانا ثناء اللہ صاحبؒ امرتسری [3] مولانا عطاء اللہ شاہ بخاریؒ [4] مولانا محمد یوسف بنوریؒ [5] مولانا حسین احمد صاحبؒ مدنی [6] مولانا انور شاہ کشمیریؒ۔

(بقیہ) رَدِّ قادیانیت کیمپ

(موصوف نے پروگرام دیکھ کر باقاعدہ شرکت کی)

(۲۲) مولانا حسام الدین صاحب جامع مسجد دستگیر۔ (اپنی ضرورت سے تشریف لائے تھے پروگرام سے متاثر ہو کر باقاعدہ شرکت کی)

(۲۳) مولانا احمد میاں صاحب صاحبزادہ مولانا سید محمد اسماعیل صاحب کٹکی مدظلہ اور مدرسہ اشرف العلوم گنگوہ سے یکے بعد دیگرے تین استاد۔

(۲۴) مولانا محمد انور صاحب۔

(۲۵) مولانا خالد سیف اللہ صاحب۔

(۲۶) مولانا محمد سلمان صاحب۔

(۲۷) معز الدین احمد دفتر امارت شرعیہ ہند نئی دہلی ۲۔

اخیر میں تمام شرکاء کیمپ حضرات اساتذہ کرام اور ذمہ داران مدارس کی خدمت میں ہدیۂ تشکر پیش کرتے ہوئے بارگاہ ایزدی میں دعا گو ہوں کہ مولائے کریم اس کیمپ سے مفید اثرات مرتب فرمائے اور اپنی مرضیات پر چلنے کی توفیق عطا کرے آمین! والسّلام۔

(بقیہ) جہاد

اپنی حرکتوں سے باز نہ آئے اور تو وقتاً فوقتاً اپنے مبلغ اس مہم کو سر کرنے کے لیے افغانستان بھیجتے رہے ان مبلغوں میں سب سے زیادہ مشہور واقعہ صاحبزادہ عبداللطیف قادیانی کا ہے یہ شخص امیر افغانستان سے چھ ماہ کی رخصت لے کر کابل سے روانہ ہوا خوست، پشاور اور لاہور سے ہوتا ہوا بٹالہ پہنچا بٹالہ سے پیدل چل کر قادیان گیا اور مرزا غلام قادیانی سے مل کر افغانستان میں کام کرنے کا پروگرام بنایا جب مرزا سے تمام ہدایات لے کر قادیان سے روانہ ہونے لگا تو تاریخ احمدیت کے مطابق مرزا قادیانی اُسے چھوڑنے کے لئے ڈیڑھ میل تک ساتھ آیا جب رخصت ہونے لگا تو "حضرت اقدس (مرزا قادیانی) کے قدموں پر گر پڑا اور دونوں ہاتھوں سے حضور کے قدم پکڑ کر عرض کرنے لگا کہ میرے لئے دعا فرمائیں تو حضرت نے فرمایا آپ میرے پاؤں چھوڑ دیں مگر انہوں نے پاؤں نہ چھوڑنے پر اصرار کیا

(تاریخ احمدیت ج سوئم ص ۳۴۲)

جب حکومت افغانستان کو پتہ چلا کہ یہ انگریزوں کا جاسوس ہے اور انگریزوں کے اشارے پر افغان مجاہدین میں جہاد کے خلاف تبلیغ کرتا پھر رہا ہے تو اُسے گرفتار کر کے قاضی کی عدالت میں پیش کیا اور ساتھ ہی وہ لٹریچر بھی دکھایا جو افغانستان کے مجاہدوں کو حرمت جہاد کا قائل کرنے کے لئے اپنے ساتھ لایا تھا قاضی صاحب نے اس کے غلط عقائد اور خلاف اسلام سرگرمیوں کی وجہ سے اُسے سنگسار کرنے کا حکم دیا اس سے آگے کی تفصیل تاریخ احمدیت سے نقل کی جاتی ہے جس سے غازی امان اللہ کے والد امیر حبیب اللہ مرحوم کی دینی غیرت بھی ظاہر ہوتی ہے تاریخ احمدیت کا مصنف لکھتا ہے۔

جب امیر نے اپنے قاضی کو حکم دیا کہ پہلا پتھر تم چلاؤ کہ تم نے کفر کا فتویٰ لگایا ہے قاضی نے کہا آپ بادشاہ وقت ہیں آپ چلاویں تب امیر نے کہا کہ شریعت کے تم ہی بادشاہ ہو اور تمہارا ہی فتویٰ ہے اس میں میرا کوئی دخل نہیں تب قاضی نے گھوڑے سے اتر کر ایک پتھر چلایا جس پتھر سے شہید مرحوم کو زخم کاری لگا اور گردن جھک گئی پھر بعد اس کے بدقسمت امیر حبیب اللہ مرحوم نے اپنے ہاتھ سے پتھر چلایا پھر کیا تھا ہزاروں پتھر اس شہید پر پڑنے لگے۔ (تاریخ احمدیت ص ۳۴۴)

ہندوستان میں تحریک ہجرت شروع ہوئی تو سینکڑوں مسلمان ہندوستان سے افغانستان اور روس چلے گئے چند نوجوانوں نے تاشقند کے ٹریننگ سنٹر میں باقاعدہ تربیت حاصل کی تاکہ ہندوستان جا کر انگریزوں سے آزادی کی جنگ لڑ سکیں لیکن واپس آنے کے بعد جب انہیں یہ معلوم ہوا کہ ان کے کئی منصوبوں کا

(بقیہ) فہرست

۱۱۸ فلائٹ لیفٹیننٹ نور خان
۱۱۹ کیپٹن محمد ابراہیم
۱۲۰۔ لیفٹیننٹ قاضی عطاء الرحمٰن
۱۲۱ لیفٹیننٹ عبدالحی خان
۱۲۲۔ لیفٹیننٹ غلام محمد خان
۱۲۳۔ لیفٹیننٹ چودھری عزیز احمد
۱۲۴۔ لیفٹیننٹ سید عبدالحمید
۱۲۵ لیفٹیننٹ عبدالمنان
۱۲۶۔ لیفٹیننٹ عبدالحافظ
۱۲۷۔ لیفٹیننٹ عبدالرحمٰن
۱۲۸ لیفٹیننٹ گل حسن
(یہ بعد دو میں چیف آف آرمی سٹاف تھے)
۱۲۹۔ لیفٹیننٹ کمال مصطفےٰ
۱۳۰۔ لیفٹیننٹ محمد یوسف خان
۱۳۱۔ لیفٹیننٹ محمد نواز
۱۳۲۔ لیفٹیننٹ قاضی منظور الحق
۱۳۳ لیفٹیننٹ سید مقبول احمد
۱۳۴ لیفٹیننٹ محمود احمد قادر
۱۳۵ لیفٹیننٹ محمود صفدر باجوہ
۱۳۶ لیفٹیننٹ مبارک احمد
۱۳۷۔ لیفٹیننٹ سید محمود احمد
۱۳۸۔ لیفٹیننٹ ایم اے سید
۱۳۹۔ لیفٹیننٹ محمد یوسف شاہ
۱۴۰۔ لیفٹیننٹ ناصر احمد
۱۴۱۔ لیفٹیننٹ سید ناصر احمد شاہ
۱۴۲۔ لیفٹیننٹ چودھری ناصر احمد
۱۴۳۔ لیفٹیننٹ نصر اللہ خان
۱۴۴۔ لیفٹیننٹ محمد یعقوب
۱۴۵ لیفٹیننٹ محمد اسلم چودھری
۱۴۶۔ لیفٹیننٹ محمد اسحاق
۱۴۷۔ لیفٹیننٹ نواب زادہ محمد انجم
۱۴۸ لیفٹیننٹ منظور احمد
۱۴۹۔ لیفٹیننٹ ممتاز احمد (گجرات)
۱۵۰۔ لیفٹیننٹ ممتاز احمد
۱۵۱۔ لیفٹیننٹ ممتاز احمد
۱۵۲۔ لیفٹیننٹ ایم ایس صادق
۱۵۳ لیفٹیننٹ سید مسعود احمد
۱۵۴ لیفٹیننٹ منظور الحسن
۱۵۵ لیفٹیننٹ مظفر احمد
۱۵۶ لیفٹیننٹ محمد عبدالرحمٰن
۱۵۷ سیکنڈ لیفٹیننٹ اعجاز احمد
۱۵۸ سیکنڈ لیفٹیننٹ بشیر احمد
۱۵۹ سیکنڈ لیفٹیننٹ خان بہادر مرزا

نعت شریف

مدینۃ النبی رحمت نگر ہے!
جہاں پر ہر گھڑی نور سحر ہے

بلائیں خود بخود ٹل جائیں سر سے
درودِ پاک میں اتنا اثر ہے

مقام احترام قدسیاں ہے
جہاں پر روضۂ خیر البشر ہے

ہے شاہد سورۂ تبت یدا بھی
جہاں بولہب زیرو زبر ہے

شہادت دے رہی ہے سورۂ کوثر
کہ دشمن اُن کا ہی ابتر بشر ہے

کوئی عثمانؓ و حیدرؓ بن کے نکلا!
کوئی عظمت میں بوبکرؓ و عمرؓ ہے

نہیں پوشیدہ رہ سکتی کوئی شے
غلام مصطفیٰ ﷺ صاحب نظر ہے

بدن ہے مصطفیٰ ﷺ کا باغ خوبی
ہیں زلفیں عنبریں رُخ والفجر ہے

ہے جنت سے کہیں بڑھ کر جگہ وہ
جہاں میرے نبیؐ کا پاک در ہے

یہی ایمان ہے راسخ قمر کا
گدائے مصطفیٰ ﷺ ہے بخت ور ہے

از: قمر حجازی، اوکاڑہ

علم برطانوی انٹیلی جنس کو پہلے سے ہو چکا ہے قرآن کی حیرت کی کوئی انتہا نہ رہی جب خفیہ طریقوں سے اس کی تحقیق کی تو معلوم ہوا کہ انگریزوں نے تحریک ہجرت کو ناکام کرنے اور تاشقند کے تربیتی مراکز کے راز معلوم کرنے کے لیے بہت سے قادیانی ہندوستان سے روس بھیجے تھے انہوں نے وہاں پہنچ کر ہندوستانی مسلمانوں کو انگریزوں کی مخالفت سے باز رکھنے کے لئے اپنے انداز میں خوب کام کیا اور تاشقند کے خفیہ راز بھی معلوم کئے ان میں مولوی محمد امین اور مولوی ظہور احمد جاسوسی کے الزام میں گرفتار بھی ہوئے جب ان کے خلاف مقدمہ چلا اور جاسوسی کا الزام صحیح ثابت ہوا تو عدالت نے انہیں سزا دے کر جیل بھیج دیا مرزا بشیر الدین محمود کو اس کا پتہ چلا تو اس نے انگریزوں کی مدد سے انہیں رہا کرایا۔

مرزا غلام قادیانی نے جہاد کی مخالفت میں جو کارنامے انجام دئے اور مسلمانوں میں جمود و تعطل پیدا کرنے کی جو ناکام کوششیں کیں ان سے آج کی نسل ناواقف ہے اسلئے اس بارے میں خود اُن کی اپنی عبارتیں پڑھ لیجئے۔

مرزا قادیانی تریاق القلوب میں لکھتا ہے کہ میں نے ممانعت جہاد اور انگریز کی اطاعت کے بارے میں اس قدر کتابیں لکھی ہیں اور اشتہار شائع کئے ہیں اگر وہ رسائل اور کتابیں اکٹھی کی جائیں تو پچاس الماریاں اُن سے بھر سکتی ہیں

(تریاق القلوب ص ۱۵)

تبلیغ رسالت میں لکھتا ہے

میں یقین رکھتا ہوں کہ جیسے جیسے میرے مرید بڑھیں گے ویسے ویسے مسئلہ جہاد کے معتقد کم ہوتے جائیں گے کیونکہ مجھے مان لینا ہی مسئلہ جہاد کا انکار کرنا ہے (ص ــ)

جہاد کے خلاف انہوں نے جو کام کیا اس پر فخر کرتے ہوئے ستارہ قیصریہ میں لکھتا ہے یہ ایک ایسی خدمت مجھ سے ظہور میں آئی ہے کہ مجھے اس بات پر فخر ہے کہ برٹش گورنمنٹ کے تمام مسلمانوں میں سے اس کی نظیر کوئی مسلمان نہیں دکھلا سکا (ص ۷)

KHATME NUBUWWAT (AN INTERNATIONAL WEEKLY MAGAZINE)
Registered No. M-16o

تحفظ ختم نبوّت کا سال

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوّت کے

منصوبے اور پروگرام

اپیل

اہلِ خیر حضرات سے امیر مرکزیہ حضرت مولانا خان محمد مدظلّہ کی

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوّت کا ادارہ آنجناب کیلئے کسی تعارف کا محتاج نہیں اسلام کی دعوت اور تبلیغ، ناموس ختم نبوّت کی پاسبانی، قادیانی قزاقوں کی سرکوبی، باطل قوتوں کا مقابلہ، مجلس کا عظیم اور مقدس مقصد ہے قادیانیوں کے سربراہ مرزا طاہر نے جب سے اپنا مستقر لندن منتقل کیا ہے اور پوری دُنیا کے مسلمانوں کو گمراہ کرنے کیلئے اربوں روپے کے منصوبے شروع کر دیئے ہیں، عالمی مجلس تحفظ ختم نبوّت کی سرگرمیوں میں بھی کئی گنا اضافہ ہو گیا ہے اندرون و بیرون ملک مجلس کے مبلغ دفاتر، مدارس، مساجدان ذمہ داریوں سے عہدہ برا ہونے کیلئے وقف ہیں۔ مجلس کا سالانہ میزانیہ کئی لاکھ ہے اور لاکھوں روپے کا صرف لٹریچر اندرون و بیرون ملک مفت تقسیم کیا جاتا ہے یہ سال تحفظ ختم نبوت کے سال کے طور پر منایا جا رہا ہے اس مناسبت سے اس سال عربی اردو اور انگریزی میں لٹریچر، اشتہارات اور ہینڈ بلوں کی اشاعت پر دس لاکھ روپیہ اخراجات کا تخمینہ لگایا گیا ہے، جامع مسجد ربوہ، دار المبلغین ربوہ، جامع مسجد کراچی اور دیگر شہروں میں مجلس کے تعمیراتی منصوبے تشنہ تشکیل ہیں۔ لندن میں مرکز ختم نبوت قائم کر دیا گیا ہے جہاں چار سال سے عالمی ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوتی ہے اور ہمہ وقتی عملہ و مبلغ قادیانیت کے تعاقب میں مصروف ہیں علاوہ ازیں دوسرے ممالک میں بھی دفاتر قائم کرنیکی کوششیں شروع ہیں۔

اندرون و بیرون ملک قادیانیوں کے ساتھ مقدمات کی وجہ سے مجلس کی ذمہ داریاں بھی بہت بڑھ گئی ہیں ختم نبوت کی خدمات اور مالی اعانت اللہ کی رضا جوئی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت کا ذریعہ ہے۔ آنجناب سے توقع رکھتے ہیں کہ آپ اس کارِ خیر میں ضرور شریک ہوں گے اور اپنے عطیات (زکواۃ) صدقہ فطر اور دیگر صدقات وعطیات وغیرہ میں مجلس کا زیادہ سے زیادہ حصہ رکھیں گے۔ واجرکم علی اللہ۔ والسلام وعلیکم ورحمۃ اللہ

منجانب

(فقیر) خان محمّد
امیر مرکزیہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

رقم بھیجنے کا پتہ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت
حضوری باغ روڈ، ملتان
فون : ۴۰۹۷۸

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت
جامع مسجد باب الرحمت ٹرسٹ پرانی نمائش
ایم اے جناح روڈ کراچی - فون : ۷۱۱۶۷۱